الحمد للہ

ی کو بشارت اہل ... مسرت کہ یہ مبارک فتوی

سے بنام تاریخی ۱۳۱۴ھ

موجود ہے

فتاوی السنۃ لالجام الفتنۃ

۱۳۱۴

ی اتفاق حق و ابطال ہین ایسا روشن و ظاہر و بین و قاہر واقع ہوا جسنے کسی حیلہ باز کسی سخن
تسمعہ ... کا ... اظہار شناعات ندوہ میں پہلے جو فتوے
ر شائع ہوا ... طرز استفتا ... بنا تصریح نام سوال و جواب ... جو اس مین حامیان ندوہ نے
تماشا ... پکڑی تھی کہ ندوہ کا نام لیکر سوال نہوا اور اسی حیلہ باطلہ سے بعض بہک جانے والے
بہین ... گئے ... عوام ... نفع ... بحمد اللہ تعالی اس فتوے کے ہر سوال مین صراحۃ ندوہ کا نام لکھکر
او ... عبارت مین کتب ندوہ اور ... نشان صفحہ کا صاف اظہار ہو ... یہ کام کیا ہی کہ
... ندوہ کو خود ... کی تحریرین ... مقبول ... سے الزام دیا ہی
حیدرآباد گلشن آباد ناسک احمدآباد گجرات دہلی علیگڑھ
... کی ساتھ سے زائد مہرین ہو چکی ہین جنمین بعض اجلہ عمائد و ...
... ہو ... علمائے اہلسنت و دیگر بلاد مین حاضر کیا جاتا ہی اللہ ...
... کا اعزاز بخشتا ہی وقتا فوقتا جو مہرین ہوتی جائینگی ...
... جامع سنت ماحی بدعت مولانا الحاج المولوی محمد عبد الرزاق المکی الحیدرآبادی سلمہ ...

... بسیار آزاد ...
... مسلمانان ...
... الوٹ ...
... اکمل ...

... اہل سنت و جماعت واقع بریلی مین طبع ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سوال اول

اہل ندوہ کا قول ہے کہ فرقہ غیر مقلدین جو آجکل ہندوستان مین پھیلا
انکا رد و قدح کرنا بیجا ہو جیسا کہ ناظم ندوہ و دیگر اراکین کے اقوال سے
جلسہ اول کانپور صفحہ ۱۶ و صفحہ ۲۰ پر منقول ہو کہ ہندوستان مین تم
پھر سنیون مین مقلد اور غیر مقلد الخ اسیطرح ناظم صاحب روئداد جلسہ دوم
اختلاف ایسا ہی جیسا حنفی شافعی مالکی حنبلی مین اختلاف ہو۔ علیٰ ہذا القیاس متعدد مقا
مختلف غیر مقلدین کے داخل اہلسنت ہونیکا دعوی فرمایا ہی اور انکے رد و قدح کو ممنوع بتایا

الجواب

یہ دعوی محض غلط ہو ہندوستان مین غیر مقلدون کے دو فرقے ہین (۱) وہابی جو اپنے کو موحد و
(۲) نیچری جو انکو مصلح اسلام اور ریفارمر قوم ظاہر کرتے ہین غیر مقلدین و
جامع الشواہد نیز کتاب فتح المبین سے جسپر تصدیقات و تصحیحات مفتیان
واعظان حیدرآباد دکن مدراس کلکتہ لکھنؤ دہلی کانپور بریلی رامپور
دیوبند سہارنپور لاہور وغیرہ کے ثبت ہین ان غیر مقلدین کی گمراہی
بخوبی ثابت ہو چند اقوال اختصار کے ساتھ اسجگہ نقل کیجاتی ہین متعلق
اتبعوا السواد الاعظم فمن شذ شذ فی النار کے فتح المبین مین لکھا ہو کہ جو لوگ

رکھتے ہیں اور اپنے منہ آپ میاں مٹھو بنتے ہیں یہ لوگ بیشک سواد اعظم سے خارج
ہیں گو اپنی زبان سے کچھ کہیں ہم میں آدمی ہیں ہے حضرات ظاہریہ نے تو وہ کئے نئے رنگ دکھائے
جنکی سواد اعظم میں کہیں بو باس بھی نہیں پائی جاتی بیشک ایسے لوگ خارج اجماع ہیں اور بیشک
ٹھیک حدیث پر چلنے والے او مقلدین ائمہ ہیں اور یہ لوگ فرقہ ظاہریہ مخالف حدیث اور پابند
ہوا وہوس ہیں انکے قول اور فعل سے ایسا بھاگنا چاہئے کہ جیسے کوئی دشمن سے بھاگتا ہے اور ضمیمہ
تنبیہ الضالین میں لکھا ہے غیر مقلدین بظاہر عامل بالحدیث واتباع سنت کا دم بھرتے ہیں مگر بنظر غور دیکھا
جائے تو یہ لوگ بالکل حدیث پر عمل نہیں کرتے بلکہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتے ان زبانی دعوی
عمل بالحدیث کا بہت کچھ ہے اور نہیں جانتے کہ ہم تقلید نفس خبیث و باظہار دعوی عمل بالحدیث تقلید
حضرات ائمہ مجتہدین چھوڑ کر کیسے ضلالت و گمراہی کے گڈھے میں جا پڑے خصوصاً ہمارے
شہروں میں غیر مقلدی کے اظہار سے سزا پاتے ہیں اور نکالدیے جاتے ہیں اور مصداق ان احادیث
کے ہو جاتے ہیں جو آنحضرت نے بطور پیشگوئی کے فرمایا ہے چنانچہ صحیح مسلم میں وارد ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم
تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم یعنی ہونگے آخری زمانے میں فریب
کرنے والے جھوٹے مکار لوگ لاوینگے تمہارے پاس ایسی حدیثیں کہ نسنی ہونگی تمنے اور
تمہارے باپ دادوں نے سو تم بچاؤ اپنے تئیں اون سے اور اونکو اپنے سے اسلیئے کہ
کہیں گمراہ نکریں تمکو اور فتنہ و فساد میں نہ ڈالیں تمکو انتہی ملخصاً ....

اوسی میں ہے حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہناک الزلازل والفتن وبہا یطلع قرن الشیطان یعنی ملک نجد میں زلزلے اور فتنے ہونگے
اور اوس سے نکلیگی امت شیطان کی سو موافق اس خبر مخبر صادق کے گروہ وہابیہ نے
جو پیرو عبد الوہاب کے ہیں ۱۲۱۲ھ میں جانب حرمین چڑھائی کی اور ایک نیا مذہب آزادی کا
اسلام میں پیدا کیا بغرض ملک گیری ظاہر کیا اور بذریعہ اعلان عمل بالسنۃ کے مسلمانان
تابع تقلید ساکنہ حرمین وغیرہا پر حکم جہاد کا دیدیا اور اون کے مال کی لوٹ اور
قتل کو جائز رکھا یہانتک کہ لشکر سلطانی نے اونپر فتح پائی غرض کہ اہل کے

غیر مقلد بھی اوسی گروہ وہابیہ میں داخل ہیں جب سے سرکار انگریزی نے
وہابیان ہند سے تعرض شروع کیا ان لوگوں نے وہابی کا لقب بدل ڈالا اپنے تئیں دوسرے
القاب سے مثل محمدی یا عامل بالحدیث یا غیر مقلد یا موحد وغیرہ سے مشہور کیا۔
اور [illegible] میں ہے کہ اہل حدیث سو لا مذہبوں کا حال [illegible] ظاہر ہے کہ نئی نئی باتیں دین میں
نکالتے ہیں اور سنت کا نام لیکر مقلدین کو بہکاتے ہیں [illegible] طرح تقلید کو ان سے چھوڑاتے ہیں
اور آپ اہل حدیث بنتے ہیں اور طرہ یہ کہ ائمہ اربعہ کی تقلید کو شرک و بدعت کہتے ہیں اور ابن
تیمیہ و داود ظاہری و محمد بن عبد الوہاب نجدی و ابن حزم و قاضی شوکانی و زیدی یمانی کی خود
تقلید کریں انتہی ملخصا۔

اگرچہ کتاب فتح المبین و جامع الشواہد پر بہت علما کی تصدیقات ثبت ہیں مگر اسجگہ چند عبارات
بعض حضرات سے الزاما للندوہ واتماما للحجہ نقل کیجاتی ہیں۔

مفتی لطف اللہ صاحب فرماتے ہیں یقول العبد الضعیف لطف اللہ انی طالعت ہذا السفر السامی
بل البحر الطامی فوجدتہ محتویا علی تحقیقات انیقۃ و تقریرات رشیقۃ و مشتملا علی ما ہو کاف لدفع اوہام الغیر و
وشاف لاثبات ما ہو الحق المبین جزی اللہ مصنفہ خیر الجزاء وحصل آمالہ بحرمۃ سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء

مولوی محمد علی صاحب ناظم ندوہ فرماتے ہیں میں نے اس کتاب کو جا بجا دیکھا جواب شافی تو ہر جگہ پایا مگر
بعض جگہ تو نہایت ہی عمدہ دندان شکن جواب دیا ہے اس میں عمدگی نفس جواب کے علاوہ یہ امر بھی لائق تحسین
ہے کہ ایسے غیر مہذب فرقے کے مقابلہ میں مصنف علام نے تہذیب و متانت کو نہایت دخل
دیا ہے جزاہ اللہ تعالی خیر الجزاء کتبہ العبد المفتقر الی اللہ الغنی محمد علی۔

مولوی عبد الحق حقانی صاحب رکن اعظم ندوہ فرماتے ہیں میں نے اس
کتاب فتح المبین کو دیکھا بہت عمدہ کتاب ہے اور خوب جواب باصواب ہے اگرچہ مولف ظفر مبین پیشوائے
غیر مقلدین محی الدین کتب فروش لاہور محض جاہل ہیں جو چند روز سے مشرف باسلام ہوئے اور
جنکو سوائے اردو کتابیں دیکھنے کے کچھ لیاقت نہیں مذہب حنفی جو ماہر [illegible] کے دلائل سے قائم اور بھی

ترجمہ کہتا ہے بندہ ضعیف لطف اللہ میں نے اس بلند کتاب کو [illegible]
تحقیقوں اور موزوں تقریروں پر مشتمل اور ایسے مضامین کو مستقر پایا جو [illegible] گمراہوں کے وہم دور کرنے کو کافی اور
امر حق کے ثابت کرنے کو شافی ہیں اللہ تعالیٰ اوس مصنف کو سب سے بہتر جزا دے اور اوسکی مرادیں بر لاوے [illegible] سید الانبیاء [illegible]

احادیث مین اپنی عادت قدیمانہ کے موافق دغابازی وحیلہ سازی سے بلکہ محض بیایمانی سے
اعتراض جاتے کو تبدیلی قابل جواب ولائق خطاب نہ تھا مگر بحکم شعر ؎ چو با سفلہ گوئی بلطف وخوشی
فزون گرددش کبر وگردنکشی مصنف موصوف نے اس کتاب مین اوسکی خوب ہی خبر لی وہ ایسا
جواب نہ پاتے تو یہ جاہل لوگ ابتک بیہودگی کو چونین بغلین بجاتے

مولوی خلیل الرحمن صاحب مصطفی آبادی وہ لکھتے مین ؎ للہ الحمد کہ آن چیز کہ خاطر میخواست
آمد آخر زپس پردہ تقدیر پدید — یہ جواب وہ جواب لکھا گیا ہے کہ جسکا جواب نظر نہین آتا اللہ تعالی
اوسکے مصنف کو جزاء خیر عطا فرماوے اور اس نسخہ کو مقبول خاص وعام کرے۔

مولوی فتح محمد صاحب تائب فرماتے ہین از انجا کہ اظہار کلمہ حق ونہفتن آن خصوصا بوقت حاجت
واستشہاد بحکم لا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہ آثم قلبہ امریست ممنوع میگوید سراپا عاصی فتح محمد
تائب کہ مضامین تحفہ مجموعہ فتح المبین بچشم انصاف دیدم وبمیزان شعور وتحقیق سنجیدم تمام بیش
صحیح وبراہینش قوی ودلائلش مسلم سعیش مشکور عملش مقبول باد فقط

پس اہل ندوہ کا غیر مقلدین ہندوستان کو داخل اہلسنت ٹھہرانا فقط باطل ومردود ہے
بلکہ تعجب انگیز امر ہے اسلئے کہ کتاب مذکور کے مصححین ومصدقین مین خود صدر ندوہ وناظم
ندوہ ودیگر اراکین ندوہ شامل ہین۔ اسیطرح جناب مولانا مولوی محمد وصی احمد صاحب
محدث سورتی ارشد تلامذہ مفتی لطف اللہ صاحب نے فتوائے جامع الشواہد مین نہایت
وضاحت سے ثابت کیا ہے کہ غیر مقلدین خارج از اہلسنت ہین اور اونکے ساتھ مخالطت و
مجالست کرنا ممنوع بطور نمونہ ایک عبارت اس فتوی کی بھی سن لیجیے حضرت مولانا شاہ عبد العزیز
صاحب نے تفسیر مین فرمایا ہے سہل بن عبد اللہ تستری فرمودہ اند مرد صحیح الایمان را باید کہ با بدعتیان
انس نگیرد وہم مجلس وہم کاسہ وہم نوالہ با ایشان نشود ہر کہ با بدعتیان دوستی پیدا کند نور ایمان و
حلاوت آن ازوی برگیرند اور طحطاوی نے حاشیہ در مختار کتاب الذبائح مین فرمایا ہے۔ یہ گروہ
نجات پانیوالا اجمع ہو آجکلے دین چارون مذہب مین اور وہ حنفی شافعی مالکی حنبلی ہین جو شخص
ان چارون مذہب سے اس زمانہ مین خارج ہو وہ بدعتی اور دوزخی ہے اور یہی مضمون اور بہت سی
کتب فقہیہ مین موجود ہے انتہی ملخصاً۔

اس فتوی کی منجملہ دیگر علماء کے بہت اراکین ندوہ نے بھی تصحیح وتصدیق فرمائی چنانچہ ناظم ندوہ

جناب مولانا مولوی محمد عادل صاحب کانپوری رکن اعظم ندوہ کو
علاوہ ندوہ مولوی حقانی صاحب کی بھی مہرین موجود ہین۔ اور مولوی قاری محمد عبد الرحمن
صاحب پانی پتی رکن اعزازی ندوہ اونکی تصدیق مین فرماتے ہین ۴۶ سال سے اس
فرقہ کو خوب دیکھا مسائل مندرجہ فتوای ہذا کے سوا بڑی بڑی مخالفت حدیث پر یہ فرقہ جری ہے
مولانا اسحق صاحب برملا انکو ضال مضل وعظ مین فرمایا کرتے تھے انکو دین محمدی سے
مخالف اور سنت وجماعت کی دشمن ہونے مین کچھ شک وشبہہ نہین جیسے روافض
وخوارج کے پیچھے نماز پڑھنی ویسی ہے انکے پیچھے پڑھنی انکی امامت جائز نہین واللہ اعلم
زیادہ تعجب مولوی حقانی صاحب کی حقانیت پر ہے کہ باوجودیکہ تصدیق فتح المبین مین وہ
کچھ فرما چکے جو ابھی منقول ہوا اور نیز اوسمین غیر مقلدین کی نسبت فرمایا یہ وہ فرقہ ہے جسنے
تیرہوین صدی مین سبیل نبی کی اور جسکا طریقہ سنت کی آڑ مین شکار کھیلنا یعنی عمل بالحدیث
کے پیرایہ مین آزادانہ خواہش نفسانی کو کام مین لانا ہے (پھر اون کے مسائل شنیعہ قبیحہ لکھکر کہا)
اور ابھی اس ھوائی الحادی کو عمل بالحدیث بتا دین چہ خوب کیون نہو مخبر صادق علیہ السلام نے
اس گروہ کی ایک مدت پیشتر خبر دی تھی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری امت مین اختلاف
پڑیگا ایک قوم ہوگی انکی باتین اچھی اور کام برے ہونگے قرآن پڑھینگے لیکن اون کے حلق کے
نیچے نہ اوتریگا یہانتک کہ فرمایا کہ قرآن کیطرف بلاینگے اور کسی بات مین میرے نہونگے الخ ملخصا
لیکن حقانی صاحب تائید ندوہ کے معاملہ مین سب بھول گئے یا دیدہ ودانستہ بحمایت ندوہ
فرقہ وہابیہ غیر مقلدین کو داخل اہلسنت ٹھہرا کر مذہب اہلسنت پر بدنما دھبا لگانا چاہتے ہین کل تک اون کے
ساتھ نرمی معیوب تھی کل تک وہ خواہش نفسانی کے متبع سمجھے جاتے تھے کل تک اونکا ادعای
عمل بالحدیث ہوای الحادی تھا۔ آج حقانی صاحب اونکو داخل اہلسنت بتاتے ہین کل تک حسب پیشین
گوئی حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم فرقہ غیر مقلدین مبتدع وضال تھا آج اونکو اپنا دینی بھائی
سنی ٹھہراتے ہین اگر دیگر علماء کرام متقدمین ومتاخرین کی تحقیقات بمقابلہ اپنے خیالات کے حقانی صاحب کو
مسلم نہین تو خود اپنے لکھے کی تو شرم ضرور تھی کہ کل کیا تھا اور آج کیا ہوگیا بہرحال مولوی
عبد الحکیم صاحب اور ناظم ندوہ یا کوئی صاحب کیون نہون دعوی انکا باطل ومردود ہے۔

دوسرا فرقہ غیر مقلدین کا نیچریہ یعنی توابع سر سید اونکا حال یہ ہے کہ قطع نظر فتاوای علمای حرمین
شریفین و علماء ہند سے جو معروف و مشہور ہیں اس مقام پر بالاختصار صرف مولوی عبد الحق
صاحب کی ایک لکچر کی عبارت رسالہ رد نیچر مرتبہ مرزا محمد بیگ دہلوی مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی سے
بقصد الزام اہل ندوہ کے نقل کیجاتی ہے

مولوی عبد الحق صاحب فرماتے ہیں سر سید گرچہ ہم ہی مسلمانوں میں ایک پیدا ہوئے معزز
شخص ہیں مگر زمانہ کی نیرنگیوں اور تیرہویں صدی کے اثر نے نئے نئے ریفارمر مصلح قوم پیدا
کر دیے پھر تو وہ تھے اور اون کے آگے ہاتھ صاف کرنے کو ہندوستان میں پردیسی اور
اور قدیم اسلام تھا سر سید نے ترمیم تو کیا بلکہ پرانے اسلام کو جڑ سے گرا کر ایک نئے اسلام
کی بنیاد ڈالی اور اوسکے حدود کو وسیع کر دکھایا کیونکہ اسلام قدیم میں جو مسلمانوں کو محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سے پہونچا ہے انبیا کو تو کیا ایک نبی کو بھی نہ ماننے کتب آسمانی تو کیا ایک کتاب کا بھی انکار کرنے
والا قطعی دائرہ اسلام سے خارج ہے قرآن مجید کی متعدد آیات اور بیشمار صحیح احادیث صاف صاف
کہہ رہی ہیں کہ ان باتوں میں ایک کا بھی منکر جہنمی ہے جو خالدا مخلدا جہنم میں جائیگا سر سید کے
اسلام میں ہندو عیسائی وغیرہ بت پرست سب داخل ہیں اور جنت کے مستحق ہیں پھر اس اسلام
جدید کے بموجب سر سید نے تفسیر میں مغربی فلاسفروں کے خیالات پھیلانے اور اصل معنی
دھکا دیکر باہر نکالنے میں جو کوشش کی وہ اسلام جدید کے پیرووں کے نزدیک قابل شکر ہے
ہے اسکے بعد سر سید نے ایک اور بھاری کام کیا وحی جنت دوزخ ملائکہ بلکہ خدا اور نبی کے
تو ایمان لانے کے قائل قرار دیا مگر اسکے معنی بدل دیے نیا الہام نئی نبوت جسکا کبھی
خاتمہ نہیں ہے جو معجزہ اور خرق عادت کی محتاج نہیں نیا جبرئیل نئی ملائکہ یعنی قوۂ ملکیہ بلکہ نیا
خدا جو نہ دعا قبول کرنے پر قادر ہے نہ نظام عالم میں جاری کرنے کے بعد دخل دے سکتا ہے ماننا پڑا پھر
جب اصل اصول باتوں میں یہ اختلاف ہے تو فروعات و عملیات کی کیا پرسش ہے اب میں
نہیں سمجھتا کہ یہ نئے اسلام کا بانی اسلام قدیم کے پابندوں کی تعلیم کی کیسی اصلاح و ترمیم کریگا۔
اس تعلیم کا جو نتیجہ سب سے اول سر سید کے دونوں صاحبزادوں کے حق میں ظاہر ہوا ہے وہ
ایک قدرتی نمونہ ہے اور ندوہ والوں کے لیے عبرت ہے سر سید اسلام قدیم کو اگرچہ وسیع اسلام

بنگلہ میں صاحبزادونکو بٹھایا جملہ اور نعماء کے ایک **شراب خواری** ہو کہ جسنے فرزندار بی زمین کردیا بلکہ سرکاری ملازمت کے بھی قابل نہیں رکھا بلکہ زندگی سے بھی مایوس کردیا انتہی ملخصا۔

اب **ارالین ندوہ** بالخصوص **مولوی شبلی** صاحب وغیرہ جو ندوہ میں نمبرادل کے محقق مشہور ہیں صاف صاف ارشاد فرمائیں کہ آپ صاحبون کے نزدیک مولوی **عبدالحی** صاحب کا یہ بیان حق ہو یا باطل اور مولوی عبدالحی صاحب اپنی حقانیت سے فرماویں کہ آپنے جو ہندوستان میں تین قسم مسلمان ٹھہراکر علی الاطلاق غیر مقلدین کو نہ فقط مسلمانو ہیں بلکہ اہلسنت میں شمار کردیا یہ قول لاحق آپکا حق ہو یا قول سابق یا آپکو بدولت شریعت باطلہ **ندوہ** کے منصب نسخ احکام بھی حاصل ہوگیا نعوذ باللہ من ذلک۔

سوال دوم

روئداد جلسہ اول ندوہ واقع کانپور میں صفحہ ۲۰ پر ہو کہ ہندوستان میں تین قسم کے مسلمان ہیں شیعہ سنی پھر سنیو میں مقلد غیر مقلد افسوس سب کا قرآن ایک کعبہ ایک نبی ایک خدا اور جو مرشد کامل سے قطعی الثبوت ہیں عقائد سے لیکر عملیات تک اون سب میں سب کا اتفاق محبت آل و اصحاب سبکا شیوہ پھر ماجرا یہ جھگڑا اور تو تو میں میں کیسی ذرا ذرا باتونکو پہاڑ بناکر کہانتک نوبت پہونچائی گئی انتہی ملخصا۔ یہ قول حق وصحیح ہو یا مردود وقبیح۔

الجواب

جماہیر شیعہ کی کتب اصول مذہب بالخصوص اصح الکتب کافی سے جسپر اعتقاد رکھنا وہ اپنا ایمان سمجھتے ہیں اور اون کے عقیدہ میں یا اون کے ایک معصوم نے اوسکی نسبت بشارت دی ہو ہو اکاف لشیعتنا)

حضرات صحابہ کرام پر تہمت **تحریف قرآن شریف** کی لگانا قرآن مجید کو جو عامہ اہل اسلام کے پاس ہو ناقص اعتقاد کرنا ائمہ اہلبیت کرام کو حضرات انبیا علیہم السلام سے افضل اعتقاد رکھنا انبیاء کرام علیہم السلام پر تہمت ارتکاب تقیہ شنیعہ کی لگانا صاف وصریح ثابت ہو جس شخص نے تحفہ اثنا عشریہ وغیرہ دیکھا ہو اوسپر بھی یہ حال مخفی نہیں اور اہلسنت کے مذہب میں **قرآن مجید** قطعاً کامل ہو ایک حرف بھی کمی زیادتی بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واقع ہونا ممکن نہیں اور ہر نبی قطعاً ائمہ اہلبیت کرام سے افضل ہو حضرات انبیاء پر تقیہ ناجائز پس قطعیات میں شیعہ وسنی کے اتفاق کا دعوی کرنا کمال ضلال وبطلان ہو اسیطرح محبت اصحاب دونون گروہ کا شیوہ بتانا محض کذب ہو بحمد خون

جاننا ہو حضرت صدیق اکبر و حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا قطعی جنتی ہونا اون کے ساتھ محبت
رکھنا اون کے دشمنون کو گمراہ جاننا اون کے دشمنون سے بغض رکھنا ضروریات مذہب اہلسنت سے ہی
ہی اور برعکس اسکے حضرت شیخین کو برا جاننا اون سے دشمنی رکھنا جماہیر شیعہ کا شعار مذہب ہی خود
مولوی حقانی صاحب کی عقائد الاسلام مین ہے شیعہ کو کیا ہوا ہو کہ جہوٹے قصون کے اعتماد پر
حضرت کے اصحاب کو جنکی خوبیان قرآن مین مذکور ہین اونکا ثبوت یقینی ہی برا کہتے
ہین اور طرح طرح کے عیوب ثابت کرتے ہین اور نا حق طعن لعن کر کے اپنا ایمان
بنا رکہا ہے اور اہلبیت مین سے بہت کو برا کہتے ہین اور کیا کیا عیب لگاتے ہین واہ
حضرت کی روح پر فتوح جنت مین جب یہ لوگ حضرت کی اصحاب و اہلبیت کو اور خصوص بیبیون کو برا
کہتے ہونگے کیا خوش ہوتی ہوگی حیف صد حیف ہی اون مسلمانو پر کہ جو ایسے لوگون سے
محبت رکھتے ہین اور اون کے ساتھ تعزیہ داری مین شریک ہوتے ہین اور اون سے
شادی بیاہ کرتے ہین کچھ شک نہین کہ ایسے لوگون سے بہی جناب سید المرسلین ناراض
ہونگے اور اون کو حوض کوثر سے دور ہانکینگے اکثر ایسے لوگون کی دنیا ہی مین صورتین مسخ
ہوگئی ہین الخ پس جب بہت اصول اعتقادیہ ضروریہ قطعیہ مین شیعہ سنی کا اختلاف
ثابت ہوا اور اسی بنا پر علماء دین متقدمین و متاخرین نے اون کے رد و قدح کو اہم مہمات دین
سمجھکر کتب مشہورہ مانند تحفۂ اثنا عشریہ و منتہی الکلام وغیرہ تصنیف فرمائین اور حضرت شیخ
مجدد وغیرہ نے حکم قطعی تکفیر شیعہ تبرائیہ وغیرہ کا تحقیق فرمایا جیسا کہ حضرت شیخ مجدد صاحب رسالہ
رد روافض مین فرماتے ہین پس ظاہر شد کہ تکفیر شیعہ مطابق احادیث صحاح و موافق اجماع
سلف ست و آنکہ از بعض اہلسنت عدم تکفیر شیعہ نقل کردہ اند بر تقدیر صحت بدلائل آن بر عدم تکفیر محمول
بر توجیہ و تاویل ست پس مطابق الاحادیث و مذہب جمہور العلماء الخ پہر سنی ہو کر اوسکو جہگڑا اور
تو تو مین مین کہنا کمال گمراہی و بیدینی ہی اور اہلسنت تو منکر افضلیت شیخین کو بہی گمراہ
ٹہراتے ہین چہ جائے قائل تحریف قرآن وغیرہ کو مکتوبات مجدد صاحب مین ہے کہ جسکہ حضرت امیر را افضل
از حضرت صدیق گوید از جرگۂ اہل سنت بر آید الخ اور نیز مکتوبات مین ہی اما احوط آنست کہ منکر افضلیت
حکم بتکفیر نکنیم مبتدع و ضال دانیم از روی این منکر قرین تیرید مید ولت ست کہ بواسطہ احتیاط

در لعین او توقف کردہ اند الخ" اور ایسا ہی حقانی صاحب کو عقائد الاسلام مین منکر تفضیل کو مخالف اجماع لکھا ہے

سوال سوم

اہل ندوہ کا قول ہے سبکو کلمہ توحید پر اقرار ہے کسی باشد کچھ عقیدہ کیون نہ رکھے وہ مسلمان ہے جو شخص اللہ ورسول کو مانتا ہو اور مذہبی کام جو کچھ وہ کرتا ہو اسمین اللہ ورسول کی خوشنودی سمجھتا ہے وہ یقیناً مسلمان ہے چنانچہ روداد جلسہ دستار بندی و تقریر مولوی شبلی صاحب عضو ارکان ندوہ پروفیسر علیگڈھ کالج نیچریان و دیگر اراکین ندوہ کے بیانات مطبوعہ سے بخوبی ثابت ہے اور اسی بناپر ارباب ندوہ کسی کلمہ گو کی تکفیر بلکہ تفضیل بلکہ تفسیق کو بھی ضلالت وگمراہی دانستہ رکھتے ہین جیساکہ مولوی ابراہیم صاحب آروی کے متعدد بیانات سے ثابت ہے مولوی شبلی سیرۃ النعمان مین لکھتے ہیں "رفتہ رفتہ یہانتک نوبت پہونچی کہ ہر فریق نے دوسرے فریق کی ضلالت وگمراہی ثابت کرنیکے لیے موضوع روایتون سے اعانت لی اور اس قسم کی حدیثین ایجاد ہونے لگین کہ میری امت مین تہتر فرقے پیدا ہونگے جنمین ایک صرف جنتی ہوگا باقی دوزخی۔ اسپر بھی تسکین نہوئی تو ہر فرقے کے لیئے جدا جدا روایتین گڈھین مثلا القدریہ مجوس ہذہ الامۃ" الخ ملخصاً۔ دوسرے مقام پر لکھا "امام ابوحنیفہ کی نکتہ شناسی کی بڑی دلیل یہ ہے کہ انھون نے اسلام کے دائرہ کو جو من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ کی وسعت رکھتا تھا اصلی وسعت پر قایم رکھا" الخ ایک جگہ لکھا "امام صاحب اس قسم کی حدیثون کا کہ تہتر فرقون مین سے ایک فرقہ جنتی ہے اور باقی دوزخی اعتبار نہیں کرتے تھے" الخ پس یہ عقائد ودعاوی باعث ہدایت ونجات وحق وصحیح ہین یا منجر بالحاد وضلالت وباطل ومردود ہین۔

الجواب

ایمان واسلام عبارت ہے اعتقاد جملہ ضروریات دین سے پس جو شخص ایک امر ضروری کا بھی ضروریات دین سے منکر ہو وہ کافر ہے اگرچہ کلمہ توحید کا پڑھے اور نماز کعبہ کیطرف ادا کرے کتب معتمدہ محققین حنفیہ مانند شرح فقہ اکبر ملا علی قاری وغیرہ اور کتب معتمدہ محققین شافعیہ مانند زواجر وقواطع۔ علامہ ابن حجر مکی وغیرہ اور کتب معتمدہ محققین مالکیہ مانند شفای قاضی عیاض وغیرہ اور کتب معتمدہ محققین حنبلیہ مانند غنیۃ الطالبین

وغیرہ سے بخوبی ظاہر ہو کہ فرق مدعیان اسلام یعنی کلمہ گویان سے جو فرقہ اور جو شخص منکر ضروریات دین کا ہو وہ قطعاً بالاجماع بلا اختلاف و نزاع کافر ہو اور اسی بنا پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے منکرین فرضیت زکاۃ کو مرتد قرار دیا تھا جیسا کہ متواتراً ثابت ہے شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں مانعین زکاۃ را کہ در عہد خلیفہ اول مرتد نامیدند بجہت آن ست کہ آنہا منکر وجوب زکاۃ بودند و ہر کہ منکر ضروریات دین بود اصل دین را انکار کردہ باشد الخ۔ ان جو فرقے باوجود اعتقاد جملہ ضروریات دین کے دیگر امور قطعیہ اہل سنت کے منکر و مخالف ہیں ان کا گمراہ ہونا تو متفق علیہ ہے مگر تکفیر میں اختلاف ہے انکی تکفیر یا عدم تکفیر دونوں اہلسنت سے ہیں اب رہا یہ وہم کا کہ اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں اسکا جواب یہ ہے کہ علماء محققین سابقین نے اس شبہہ کے جوابات لکھدیے ہیں ازانجملہ شاہ عبد العزیز صاحب فتاوی عزیزی میں اسکی تحقیق میں جسکا خلاصہ یہ ہے لکھتے ہیں ان المراد باہل القبلۃ بہذہ القاعدۃ ہم الذین لا ینکرون ضروریات الدین لا من یوجہ وجہہ الی القبلۃ فی الصلوٰۃ قال اللہ تعالیٰ لیس البر ان تولوا وجوہکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من آمن باللہ والیوم الآخر الخ فمن انکر ضروریات الدین لم یبق من اہل القبلۃ وبالجملۃ قولہم لا نکفر احدا من اہل القبلۃ کلام مجمل باق علی عمومہ لکن لہ تفصیل طویل والشان فی معرفۃ من ہو من اہل القبلۃ ومن لیس منہم نعم بعض الفقہاء قد بالغوا فی تکفیر من ینکر بعض المسائل الاجتہادیۃ المشہورۃ عند قوم دون قوم کحرمۃ لبس المعصفر ونحو ذالک وہو مذہب رکیک جدا واما من فرق بین الاصول والفروع فکفر فی احدہما دون الاخریٰ فان اراد نفس الاعمال فنعم ومرحبا وان اراد اعتقاد وجوبہا وسنیتہا فلا۔ اذ لا شبہۃ فی ان من انکر وجوب الزکاۃ او وجوب الصلوٰۃ الخمس او کون الاذان مسنونا فقد کفر کما یدل علیہ قتال مانعی الزکاۃ فی صدر الاسلام۔ نعم فی بعضہا یکون کفرا تاویلیا لکن التاویل غیر مسموع فی امثال ہذہ الامور الجلیۃ کما لم یصح تاویل مانعی الزکاۃ متمسکین لقولہ تعالیٰ ان صلوٰتک سکن لہم الخ ملخصاً۔

---

۱ ترجمہ مراد اہل قبلہ سے اس قاعدہ میں وہی لوگ ہیں جو ضروریات دین کا انکار نہیں کرتے نہ ہر وہ شخص جو نماز میں اپنا مونھ کعبہ کو کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ نیکی نہیں کہ اپنا مونھ پورب اور پچھم کو کرو الخ

اور روایت من قال لا اله الا الله دخل الجنة کا بموجب تحقیق محققین کے بوجہ توفیق و تطبیق دیگر آیات
قرآنیہ و احادیث متواترہ کے بیشک مخصوص و محدود و مقید ہے باتمہ شرط اعتقاد حقانیت جملہ ضروریات
دین کے اور عدم انکار کسی ضروری دینی کے ورنہ اگر اسکو ان صاحبون کے ساختہ اصلی
وسعت یعنی عموم ظاہری مفہوم پر قائم رکھا جائے تو موحدین منکرین فرضیت زکاۃ و صلاۃ
بلکہ منکرین ختم رسالت بلکہ منکرین نفس رسالت رسولنا صلی اللہ علیہ وسلم بھی قطعاً جنتی
ہو جاینگے معاذ اللہ من ذلک۔ بالجملہ یہ عقیدہ جو مولوی **شبلی** و دیگر **اراکین** ندوہ کی
تالیفات سے ظاہر ہے سخت فساد و **ضلال و الحاد** ہے اور حضرت **امام** صاحب پر جو تہمت لگائی
جاتی ہے کہ **امام** صاحب من قال لا اله الا الله کو اصلی وسعت پر قائم رکھتے ہیں اور فرق باطلہ کو
گمراہ و بدعتی نہیں جنکی روایات کو موضوع و بے اعتبار سمجھتے ہیں یہ سب امام صاحب پر **افترا** ہے

یعنی تو بھی جو شخص لاتے اللہ اور رسول پر اور پھر ان پر تو جو ضروریات دین کا انکار کرے وہ اہل قبلہ میں نہ رہا۔ خلاصہ یہ کہ
علما کا ارشاد کہ ہم اہل قبلہ کے کسیکو کافر نہیں کہتے ایک اجمالی بات ہے اپنے عموم پر باقی مگر اس اجمال کی تفصیل مراد ہے
اور مبہم بات ایسی ہی پہچان ہے کہ کون اہل قبلہ ہے اور کون نہیں مثلاً بعضے فقیہون نے ایسے بعضے اجتہادی
مسئلون کے منکر کو کافر کہنے مین مبالغہ کیا ہے جو بعض لوگون کے نزدیک مشہور ہین کچھ کے نزدیک نہین جیسے
کسم کا رنگا کپڑا پہننے کی حرمت وغیرہ۔ یہ مذہب ضرور بیجا ہے اور جنہے عقائد و اعمال مین فرق کیا کے مخالفت عقائد پر
تکفیر کی نہ مخالفت اعمال پر اگر اونے خود عمل مراد لیا تو ٹھیک اور مقبول ہے اور اگر اعمال کے واجب و سنت
ہونے کا اعتقاد مراد لیا تو صحیح نہیں کہ یقیناً جو شخص زکاۃ یا نماز پنجگانہ کی فرضیت یا اذان کی سنت ہونے کا انکار
کرے وہ بلاشبہہ کافر ہے جیسا کہ ابتدائی زمانہ اسلام مین زکاۃ نہ دینے والون سے قتال فرمانا اوسپر دلیل ہے
ہان بعض اعمال کے انکار مین کفر تاویلی ہوتا ہے کہ منکر کچھ تاویل کرکے انکار کرتا ہے مگر ایسی کھلی باتون سے
تاویل نہ سنی جائیگی وہ تاویل کرتا ہو اوسے کافر کہا جائیگا جیسے زکاۃ نہ دینے والون کی تاویل صحابہ کرام نے
نہ سنی کہ وہ اس آیت سے سند لاتے تھے کہ تیرا درود بھیجنا اون پر چین ہے یعنی جب وہ دنیا سے تشریف لیگئے
جنھیں ہم زکاۃ دیتے اور وہ ہمارے حق مین دعا فرماتے تھے اور انکا دعا فرمانا ہمارے لیے چین لاتا تو اب ہم پر
زکاۃ اورون کے زمانہ مین دینا ضرور نہ رہا ۱۲

اور جماہیر محققین کے نزدیک روایات افتراق امت کی اور اونمین سے ایک فرقہ کے حق و نجات و ہدایت پر ہونیکی اور باقی فرق کے گمراہ اور دوزخی و باطل ہونے کے بکثرت طرق درجہ صحت کو پہونچی ہین اور اگر کسیکو شاذ و نادر باعتبار بعض اسانید کے کلام ہوا ہو تو محققین نے اوسکو دفع کردیا ہے اور اون روایات کی مرادی کی بھی تحقیق فرمادی ہے شاہ عبدالعزیز صاحب کے فتاوی مین اسکے متعلق بہت ابحاث نفیس ہین ازانجملہ یہ ہے کہ چہارم در صدر این حدیث در روایات صحیحہ این عبارت وارد شدہ افترقت الیہود علی احدی وسبعین فرقۃ وافترقت النصاری علی اثنتین وسبعین فرقۃ و ظاہر ست کہ در ینجا مراد از افتراق بحیثیت عقائد ست پس شمار دخل ما ہمان عقائد کہ در آنہا افتراق باشد شدہ الخ مختصرا اور تفصیل اسکی عقائد الاسلام مصنفہ مولانا عبدالحق صاحب حقانی مین بھی موجود ہے چنانچہ ایک مقام پر لکھتے ہین اسلام کے گمراہ فرقون کو کہ وہ خارجیہ رافضیہ قدریہ جبریہ وغیرہ ہین جبتک اون سے کسی قطعی الثبوت چیز کا انکار نہ ثابت ہوگا ہم انکو کافر نہ کہینگے ہان بسبب خلاف کرنے جمہور مسلمین کے یا انکار احادیث مشہورہ کے یا نصوص صریحہ کی تاویل کرنے کے یا سب و شتم کرنے اکابر دین کے گمراہ کہتے ہین اور اگر اونمین کوئی فرقہ امر قطعی الثبوت کا انکار کرے یا اوسمین شک کریگا تو بالکل کافر ہوجائیگا اور امت محمدیہ سے خارج ہوگا ابد الآباد اور کفار کے مانند ہمیشہ دوزخ مین رہیگا الخ

سوال چہارم

اہل ندوہ کا قول ہے کہ ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف ہے مذہبی کام جو کچھ بھی وہ کرتا ہو اوسمین اللہ و رسول کی خوشنودی سمجھتا ہو تو دوسرے کا اوس سے ناحق جھگڑنا ضرر نہین پہونچاتا ہو پس مسلمانون مین مذہب ایک نہین سو ہون جو اللہ و رسول سے جیانتک زیادہ محبت اور زیادہ تقرب رکھتا ہو اللہ کے نزدیک زیادہ مرتبہ رکھتا ہے کوئی مذہب والا مسلمان ہو جیسا کہ رسالہ اتفاق مین مفصلا مصرح ہے یہ قول واجب الاتباع ہے یا مردود و باطل ہے

الجواب

حسب تصریحات احادیث و اتفاق ائمہ دین فسق فی العقیدہ فسق فی العمل سے بدرجہا زیادہ موجب ناراضی خدا و رسول ہے مبتدع اگر زنا وغیرہ سے محترز و مجتنب ہو تب بھی اوسکو ہرگز متقی نہین کہہ سکتے

بلکہ اور فساق و فجار مرتکبین کبائر سے زیادہ مستحق عذاب و عقاب ہی باقی رہا یہ امر کہ **ندوہ** کے
عقیدہ میں ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف ہی اور اپنی سمجھ کے مطابق جو کام بھی وہ کرتا ہے اوسمیں
خوشنودی خدا کا طالب ہی پس خدا کے نزدیک وہ مستحق ثواب ہی اس عقیدہ فاسدہ سے ثابت ہوا
کہ **خوارج و روافض** جو مطابق اپنی سمجھ کے **اہلبیت** و حضرات **شیخین** رضی اللہ
عنہم پر سب و تبرا کرتے اون سے بغض رکھنے کو ثواب اور موجب خوشنودی خدا اور رسول
سمجھتے ہین اہل **ندوہ** کے نزدیک اس کام پر اونکو ثواب ملیگا اور خدا اون سے راضی ہے
معاذ اللہ من ذلک پس ایسا خیال ارباب **ندوہ** کا محض وسوسہ شیطانی ہے۔

سوال پنجم

اہل ندوہ کے نزدیک **اسلام** فقط اقرار کلمہ شہادت کا نام ہے اسی بنا پر اونکا عقیدہ ہی کہ کسی
کلمہ گو سے بوجہ تخالف مذہبی بغض رکھنا اوسکو حقیر جاننا اوسکی ہتک حرمت کرنا حلال نہین ہی
ہر فرقے کے مسلمانوں پر لازم ہی کہ سب فرقونکے ساتھ ملے جلے رہین آپسمین **محبت** رکھین اگر باہم محبت
نہین تو **ایمان ندارد** اسلام کی ضروری چیزونمین سے باہمی **اتحاد** وہ چیز ہے جسکے بغیر
دینی اور دنیوی برکات سے کسی حصہ کا استحقاق نہین ہو سکتا اور نماز روزہ سب طاعتین عبث
ہو جاتی ہین مسلمانونکا کون فرد ایسا ہی جو کلمہ شہادت کا اقرار نہین کرتا پھر اوسکی ہتک حرمت کیونکر
حلال ہو سکتی ہی جب وہ بلا اکراہ اللہ کو ایک اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو رسول کہتا ہی تو جسقدر
اہانت کیجاتی ہے وہ اہانت اللہ و رسول کی اہانت ہی یہ عقیدہ ارباب ندوہ کا کمال تفصیل
کے ساتھ رسالہ **اتفاق** مین جو جلسہ لکھنؤ مین پڑھا گیا اور بالاجمال دوسرے رسائل مین بھی
مصرح ہی پس یہ قول ارباب ندوہ کا حق ہے یا باطل۔

الجواب

قطع نظر تکفیر بعض فرق کلمہ گویان سے جو منکر ضروریات دین کے ہین اور باجماع تمام اہلسنت کے وہ کافر
ہین وہ فرقے جو کافر نہین ہین لیکن بسبب مخالفت اہلسنت کے **گمراہ** قرار دیے گئے ہین اون کا **بغض**
اہانت اونکا **رد و طرد** اونکی صحبت و مجالست سے **احتراز** مذہب اہلسنت مین ضروری
و واجب اون سے محبت و **اتحاد** رکھنا اون کو معظم گرداننا **ممنوع** ہی۔

جیسا کہ امام حجۃ الاسلام نے احیاء العلوم میں اور علامہ تفتازانی نے
شرح مقاصد میں اور جناب شیخ مجدد صاحب نے مکتوبات
میں اور حضرت جناب شاہ عبد العزیز صاحب نے تفسیر عزیزی میں اور اسی طرح
دیگر فقہا و محدثین نے کتب مشہورہ میں بخوبی ان احکام کی تحقیق و تفصیل فرمائی ہے
واضح ہو کہ بعض کج فہم متبدعین اور بدمذہبوں کے ساتھ تشدد مذہبی و صلابت دینی و
حمیت اسلامی بھی بغض کو مستقبح بتاتے ہیں اور مداہنت کو مستحسن ٹھہراتے ہیں اور
اس دعوے کی دلیل میں روایات مدح حسن اخلاق و جواز مدارات پیش کر کے
ناواقفوں کو دھوکا دیا کرتے ہیں اس وسوسہ کا بھی دفع ضرور ہے تفسیر عزیزی میں ہے
اکثر مردم را در میان مدارات و حسن خلق و در میان مداہنت فرق واضح نشدہ مدارات
و حسن خلق با ہر مسلمان و کافر در شرع محمود ست و مداہنت و خوشامد معیوب و مردود و را
از دیگری امتیاز نمیکنند و در میان حسن خلق ارتکاب آنہا مینمایند تنقیح فرق در میان
این ہر دو آن ست کہ مدارات و حسن خلق عبارت از مسامحت در حق خود ست بہ نفسانیت نکردن
و خود را واجب التعظیم ندیدن و از تقصیر یکہ در حق خود رود در گذشتن و مداہنت عبارت از
مسامحت در امر دین ست و با وجود دیدن و شنیدن امور نامشروعہ و اقوال نامرضیہ الٰہی
تعصب ملی نکردن و دین خود را سبک ساختن و از حق واجب شرع و دین در گذشتن مثلاً
اگر شخصی این کس را سخت گفت یا ترک تعظیم نمود در غضب نیامدن و با وے در پی انتقام
نشدن بلکہ سلوک نیک کردن از قبیل حسن خلق و مدارات ست و اگر شخصی حرکتی مخالف
شرع کرد یا ترک تعظیم دین نمود با وی موافقت نمودن و اظہار ناخوشی نکردن و سخن او را
رد نکردن از باب مداہنت و خوشامد ست الخ نیز تفسیر عزیزی میں آیۂ کریمہ ودوا لو
تدہن فیدہنون کے تحت میں لکھا ہے غرض آنست کہ مرد حقانی را اصلا بگفتہ مخالفان پروا نباید کرد
و در رضا جوئی آنہا منظور نباید داشت کہ آخر این مقصد منجر بسستی دین میشود و آری مدارات
و حسن خلق با ہمہ کس محمود ست لیکن بہ آنکہ در وضع و آئین خود فتورے واقع نشود و در دین
خود مساہلتی پیدا آید و این مقام بسیار مشکل در امتیاز و معرفت اکثر مردم در این مقام

نغزشش خورده اند پاره و بتحسین خلق و استمالت قلوب و ارضای خواطر آنقدر کوشیده اند
که در امور دینی مداہنت صریح کردن گرفتند و برخی در راه تعصب و حمیت دین آنقدر
دور رفتند که درشت گوئی و بدخلقی را عین عبادت فہمیده اند و معرفت جاده مستقیمه موقوف
بر فرق میان مدارات و مداہنت ست. مدارات در گذشت از حقوق خود ست مثل
تعظیم و اکرام و احسان بدست و زبان و عیب پوشی و خیر خواہی و مداہنت مسامحت در ایفای
حقوق دین ست از امر بالمعروف و نہی عن المنکر و اقامت حدود و بیان حق و ترد بہر حال
موافقت با منکران گو بظاہر باشد در ہدایت عامه کلیه خلل می اندازد و مداہنه
غیر مسنون و قبیح میکنند چنانکه در حدیث شریف وارد ست که اذا لقیت الفاجر فالقه بوجه مکفہر
و در حلیة الاولیاء مذکور ست که سہیل بن عبد الله تستری میفرمودند که من صحح ایمانه و
اخلص توحیده فانه لا یانس الی المبتدع ولا یجالسه ولا یواکله ولا یشاربه و یظہر له من نفسه العداوة
و من داہن مبتدعا سلبه الله تعالی حلاوة الایمان و من تحبب الی مبتدع نزع نور الایمان من قلبه
یعنی مرد صحیح الایمان را باید که با بدعتیان انس نگیرد و ہم مجلس و ہم کاسه و ہم نواله نشود و ہر که با بدعتیان
دوستی پیدا کند نور ایمان و حلاوت آن از وی برگیرند انتہی

سوال ہشتم

ارباب ندوه کا قول ہے کہ حنفی کے نزدیک مالکی کے قول پر اور مالکی کے نزدیک
حنفی شافعی پر حکم کفر لازم ہوتا ہے جیسا کہ رساله اتفاق وغیره مین ہے
اور نیز ارباب ندوه کا قول ہے کہ حنفیه شافعیه مالکیه حنبلیه مین بلحاظ عمل و اعتقاد کے اسقدر فرق
ہے کہ اگر اسپر خیال کیا جاوے کہ حلال کو حرام اعتقاد کرنیوالا اور حرام کو حلال جاننے والا اجماع سے عقائد کی
رو سے کیسا ہے تو ایسا سخت حکم نکلیگا کہ ان چارون گروہون مین شرکت اسلامی بھی نرہیگی جیسا کہ
روئداد جلسه دوم صفحه ۱۰ مین ہے پس یہ قول صحیح ہے یا باطل بینوا توجروا۔

الجواب

حضرات حنفیه و شافعیه و مالکیه و حنبلیه ہرگز عقائد مین مخالف نہین ہین البتہ احکام فرعیه مین ان سے

ترجمہ چون با فاجر درخوری بار وی تخت درخور ۱۲

باہم اختلاف رحمت ضرور ثابت ہو کہ ان احکام مین خود صحابہ کرام مختلف تھے اس اختلاف کی بنا پر
حکم لزوم فسق کا بھی صحیح نہین ہوسکتا چہ جائیکہ شرکت اسلامی بھی نہ رہے **شاہ عبد العزیز**
صاحب تحفہ اثنا عشری مین فرماتے ہین اختلاف اہلسنت ہمہ در فروع فقہ ست نہ در اصول عقائد و
اختلاف فرعی بنا بر اجتہاد دلیل بطلان مذہب نمیتواند شد **شاہ صاحب** موصوف کے
فتاوی مین ہو در قرآن اول کہ مشہور بانچ ست در دین شد امر معتبر بود **عقائد و اعمال** ظاہرہ
و تزکیہ باطن اما عقائد پس در آن اصلا مخالفت گنجائش ندارد کہ نہ سلف فیما بینہم در ان
مخالفت داشتہ و نہ خلف را در ان مخالفت سلف کمیر جائز اما فروع اعمالیہ پس در ان
اختلاف کثیر گنجائش دارد بلکہ اختلافیکہ موجب رحمت ست ہمین ست الخ۔ اور تحریم حلال
و تحلیل حرام جو مستلزم کفر ہو اور اوس سے شرکت اسلامی بھی نہین رہتی ہو وہ متعلق اوس حلال
و حرام کے ہے جسکی حرمت و حلت ضروریات دین مین داخل بنا یۃ الامر کہ اجماع قطعی سے ثابت ہو
پس خلاف مجتہدین اہلسنت کہ وہ خلاف رحمت ہے اوس کیا علاقہ بالجملہ یہ اقوال **اہل ندوہ** کے صریح جہالت
و بطالت ہین فقط کتبہ عبد الرزاق عفا اللہ عنہ (مکی حیدر آبادی مغلپورہ)

موا ہیر

(بمبئی)

(۱) حامداً و مصلیاً۔ سائل نے جو سوالات
ستہ بین بحوالہ رویداد ندوہ اور رسالہ الاتفاق
وغیرہ نقل کیا ہے سب صحیح اور مطابق اصل ہین
نظر فی رویداد وغیرہ بچشم خود عبارت مطابق پایا اور
علامہ مجیب نے جو جوابات ان سوالات کی
بہ بسط و تفصیل لکھے ہین سب صحیح موافق مذہب
اہلسنت ہین فقط حررہ الفقیر محمد عبید اللہ
خادم الطلبہ بجامع بمبئی عفی عنہ

عبید اللہ محمد

(۲) مدرس اول مدرسہ
اسلامیہ مسجد جامع بمبئی
(۲) قد صح الجواب عن ہذہ الاسئلہ کتبہ الفقیر
عبد اللہ بن محمد الحموی از حضرات عالیہ مدینۃ السلام
سرکار نور بار بغداد مبارک وارد حال بمبئی
(۳) سائل نے جو عبارتین رویداد ندوۃ العلماء
سے نقل کی ہین یہ سب مضمون اصل کے
مطابق ہین اور مجیب نے جو بطور استدلال و سند کے
جن کتابون سے روایتین لکھی ہین وہ

کتابین عند اہل السنۃ والجماعۃ معتمد بہا اور
بروایات صحیحہ کتب مذکورہ شرعیہ کے موافق ہین
کتبہ خادم الطلبۃ القاضی اسمٰعیل
المہری عفا اللہ عنہ

(مہر: بن قاضی علاء ... ۱۳ ... علی ... قاضی محمد اسمٰعیل)

(۴) الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی
بعدہ اما بعد لا یخفی ان ما نقلہ السائل من الرسائل المذکورۃ
وجدتہ فیہا مسطورا بعینی ولا شک انہ ضلال مبین
وفساد عظیم فی الدین والمجیب مصیب بالیقین جزاہ اللہ
خیر الجزاء وحفظنا اللہ وایاہ وسائر المسلمین من کید المضلین
بجاہ سید الانبیاء والمرسلین ہذا ما سنح لی العسکری القاصر
من فقہاء اہل السنۃ والجماعۃ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
واللہ اعلم وعلمہ اتم کتبہ خادم الشرع الشریف
قاضی شریف محمد صالح ابن المرحوم قاضی شریف
عبد اللطیف لونڈی عفا عنہما۔

(مہر: خادم الشرع الشریف قاضی شریف قاضی محمد صالح ابن شمس العلماء قاضی شریف عبد اللطیف قاضی بندر شہر ۱۳۰۶)

قاضی (اول) بمبئی

(۵) سائل نے جو عبارات ردیداد ندوہ وغیرہ سے
نقل کئے ہین وہ دیکھے واقعی خلاف اہل سنت ہین
اور مجیب نے جو جواب دیا ہے وہ مطابق شرع
شریف ومذہب اہلسنت ہے جزاہ اللہ خیر الجزاء
کتبہ خادم الشرع قاضی
شیخ محمد ورگھی عفی عنہ
(قاضی دوم شہر بمبئی) ...

(مہر: ... شیخ محمد ۱۲ ... خادم الشرع قا...)

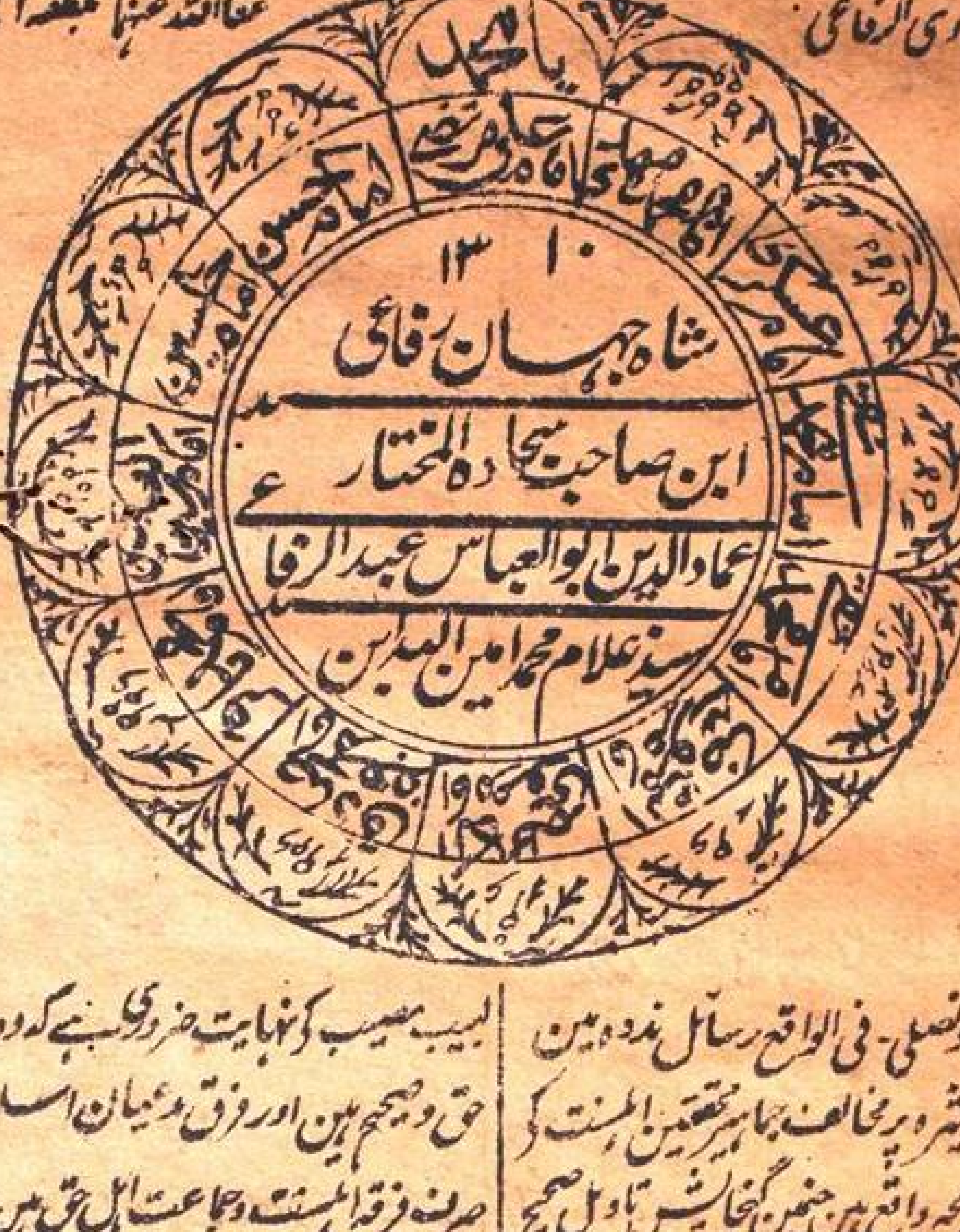
(۶) جواب مطابق سوال ہو اور عبارات ردیداد
اصل مضمون سوال کے موافق اور مخالف مذہب
اہلسنت وجماعت اور مجیب مصیب کتبہ
خادم الشرع القاضی اسمٰعیل الجلالی الشافعی
عفی اللہ تعالی عنہ
وعن والدیہ
وعن استاذیہ
وعن جمیع المومنین
آمین یا رب العالمین

(مہر: خادم الشرع المتمسک بحبل اللہ الجلیل قاضی اسمٰعیل ۱۲۵۰)

(۷) بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ
والسلام علی من لا نبی بعدہ۔ اما بعد لا یخفی ان

سلہ ترجمہ ایک اللہ کو حمد ہو اور درود وسلام اس پر جسکے بعد کوئی نبی نہین اسکے بعد پوشیدہ نہو کہ سائل نے جو کچھ
ندوہ کے رسالون سے نقل کیا مین نے بچشم خود انہین لکھا پایا اور شک نہین کہ وہ کھلی گمراہی اور دین مین بڑا فساد ہے
اور مجیب یقیناً حق پر ہے اللہ تعالی اونہین بہتر جزا دے اور ہمین اور انہین اور سب مسلمانو نکو گمراہ کرنیوالو نکو فریب سے بچائے صدقہ
سب انبیاء و مرسلین کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جواب اہلسنت وجماعت کے فقہا سے میری فکر قاصر مین آیا خدا کی رحمت اون

فقد ایها السائل فی السوالات مجد و سطرو فی الرسائل الندویة باوضح الدلالات ولا شک انه ضلال مبین وفساد
فی الدین وما اجاب المجیب اللبیب فهو الی الصواب قریب والمجیب مثاب ومصیب جزی اللہ له خیر الجزاء
ورضینا کما یجب ویرضی کتبه وختم علیه المتمسک بحبل اللہ المتین القوی غلام محمد امین اللہ ابن السید عماد الدین
الحسینی المورودی الرفاعی عفا اللہ عنهما بلطفه آمین



(۸) نحمدہ ونصلی - فی الواقع رسائل ندوہ مین
مقامات کثیرہ پر مخالف جماہیر محققین اہلسنت کی
بیانات صریحہ واقع ہین جنمین گنجایش تاویل صحیح
کی نہین ہے انکار اسکا مکابرہ ہے پس
اصلاح اوسکی موافق جوابات حضرت مجیب

لبیب مصیب کی نہایت ضروری ہے کہ وہ جوابات
حق وصحیح ہین اور فرق درمیان اسلام مین
صرف فرقہ اہلسنت وجماعت اہل حق ہین جو بالفعل
حنفی شافعی مالکی حنبلی مین منحصر ہین اور جو فرق
روافض ووہابیہ ونیچریہ وغیرہم کہ خارج از

(ف) ترجمہ الحمد اللہ کو سب خوبیان اور خاتم الانبیاء پر درود وسلام پس ازان واضح ہو کہ سائل نے جو کچھ
سوالون مین نقل کیا ہین نے واضح طور پر ندوہ کی کتابون مین لکھا پایا اور بلا شبہ یہ صریح گمراہی اور دین مین
فساد ہے اور مجیب پر ور کا جواب بہت صحیح ہے اور وہ مصیب اور مستحق ثواب ہے اللہ اونہین بہتر جزا دے اور ہم نے بھی پسند اور رضی کی توفیق

از مذاہب اربعہ ہین وہ اہل ضلال ہین پھر اونمین
سے جو منکر ضروریات دین ہین وہ کافر و مرتد
ہین اور جو دیگر عقاید مین مخالف ہین وہ مبتدع
ہین ضرر اونکا اشد ہے اور احتراز اون سے
لازم و موکد ہے فقط حررہ
محمد اسحاق (واعظ بمبئی)

(۹) مجیب لبیب نے ندوہ کے بارے مین
جو کچھ جواب تحریر فرمایا ہے مطابق مذہب اہلسنت
وجماعت کے ہے وہ مین اتباع حضرت خیر الانام علیہ
افضل الصلواۃ والسلام یہی عقیدہ حقہ مین ہے
بخلاف ندوہ کہ نظر انصاف سے دیکھا جاوے
تو سراسر اوسمین خلاف اہلسنت وجماعت ہے۔
کتبہ احقر الکونین سید غلام حسین عفی عنہ۔
(واعظ وارد بمبئی متوطن جونہ گڈھ)

(۱۰) مجیب لبیب نے جو کچھ روداد ندوہ وغیرہ کا حوالہ دیا
ہے بعد ملانے کے خوب واضح ولائح ہوا کہ لکھنا
مجیب کا مطابق واقع کے ہے اور جوابات مجیب
نے جو کچھ مفصلا دیے ہین صحیح اور مسلم ہین اور
موافق عقاید اہل سنت وجماعت کے ہین۔ فقط
راقم آثم فقیر عبد الغفور عفی عنہ
(مدرس و واعظ بمبئی)

(۱۱) اہل ندوہ کے عقاید فاسدہ مخالف اہلسنت
وجماعت جو سائل نے اونکی کتابون سے
نقل کیے ہین وہ بیشک اون کتابون مین موجود
ہین اور مجیب مصیب نے جو اون عقاید فاسدہ کی
تردید کی ہے وہ حق مطابق اہلسنت وجماعت
ہے۔ حررہ احقر العباد حسن بن نور محمد عفی عنہ
حسن بن نور محمد عفی عنہ

۱۲ فقیر حقیر نے عقاید فاسدہ ارباب ندوہ
جنکے سائل نے سوال کیا ہے ندوہ کی کتب مین
دیکھے بے شبہہ یہ عقاید مذکورہ مخالف اہلسنت
وجماعت ہین اور مجیب مصیب نے جو تحقیق انکے
رد مین فرمائی ہے وہ عین صحیح جواب ہے کتبہ العبد
الفقیر محمد عمر الدین السنی الحنفی القادری الہزاروی
عفا اللہ تعالی عنہ۔

(۱۳) قد صح الجواب واللہ اعلم بالصواب کتبہ
محمد طاہر عفی عنہ وعن والدیہ وعن سائر المسلمین
(حیدر آباد دکن)

(۱۴) سائل نے جو تحریر فرمایا اوسی کے مطابق
اکثر رسالون مین ندوہ کے دیکھنے مین آیا اگرچہ
فتاوی القدوہ وتدبیر الندوہ وغیرہ اصلاح
ندوہ کے لیے کافی تھے لیکن یہ الزام تام ہے۔
کہ اونہین کی تحریر سے مجیب نے اونہین کو جوابات
شافیہ دیے۔ تا پھر چون وچرا کا موقع باقی نہ رہے
اور تسلیم کے سوا کچھ نہ بن پڑے جزاہ اللہ عنا
خیر الجزاء وجعل کلمہ موثر الاصلاح ندوۃ العلماء وانا العبد

الی رحمۃ اللہ ورحمۃ رسولہ الہادی السید عمر القادری
کان اللہ لہ
(حیدرآبادی)

سید محمد عمر ۱۲۹۷

(۱۵) حسب مذہب سنت وجماعت کے جواب بہت درست وصحیح ہے

محبوب نواز الدولہ
مفتی اول سنہ ۱۳۰

(مفتی اول شہر حیدرآباد دکن)

(۱۶) فی الحقیقت خیالات اور مقالات اہل ندوہ کے خلاف حق ہیں اور جوابات نہایت مدلل اور صحیح ودرست ہیں فقط

محمد
نور الحسین محمد ۱۲۸۱

حررہ خادم علماء دین رسول الثقلین محمد نور الحسین عفا عنہ
(نبیرہ جناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب مرحوم مغفور فرنگی محلی)

(۱۷) حضرت مجیب نے جو جواب ادا فرمایا نہایت درست اور موافق عقائد اور اصول اہلسنت وجماعت کے ہے مجیب نے اسقدر محنت اور مشقت صرف خیرخواہی اسلام اور حمایت دین کے لئے گوارا کی ہے لیکن اہل ندوہ میں بعضے ایسے صاحب ہیں جو کہ متبع وہبی مشہور ہیں مجکو امید قوی ہے کہ اصلاح ندوہ کی ان امور میں فرماینگے جو کہ مخالف اہلسنت وجماعت کے ہیں اللہم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واخذل من خذلہ واجعلنا منہم آمین

کتبہ الفقیر غلام محمد ابن کمال الدین
(مفتی سابق گلبرگہ شریف متوطن حیدرآباد مغلپورہ)

(۱۸) جواب مجیب صحیح ودرست وخیال ندوہ قبیح
(مفتی دوم شہر حیدرآباد محلہ یاقوت پورہ)

محمد ۱۲۹۹
محمد ضیاء الدین خان

(۱۹) جوابات مسطورہ مطابق اہل سنت ہیں کسی سنی کو جائز نہیں کہ ان اصول کا خلاف کرے میری رائے میں اہلسنت کا جلسہ جدا ہونا مناسب ہے بلکہ ضرور ہے نیچر اہل تشیع وغیرہ کو اختیار ہے چاہیں تو اپنی جدا جدا مجالس کریں اہلسنت اور دیگر فرقوں میں اتحاد مذہبی کرانا ندوہ کی قوت سے باہر ہے مشیت الٰہی کی مخالفت کا ادعا محض خیال خام ہے چونکہ نیچری لوگ اپنے خیالات میں آزاد ہیں اور سبکو اپنا ہم خیال کرنا چاہتے ہیں اسلئے مذہبی اتحاد کی رائے نیچری تخیل پر مبنی ہے وما انزل اللہ بہا من سلطان۔ میں پیشتر ندوہ کے خیالات محمود جانتا تھا مگر سال گذشتہ سے میری رائے بدل گئی ہے اور مجکو یقینی طور سے معلوم ہوا ہے کہ اس جلسے میں اخلاص نہیں ہے بلکہ صرف اپنی گرم بازاری منظور ہے وما علینا الا البلاغ

(کتبه محمد منصور علی مرادآبادی عفی عنه مدرس مدرسه طبیه حیدرآباد رکن سابق ندوه)

(۲۰) درین زمان بدعت توامان برخی اشخاص از راه سوء اعتقاد و اعوجاج فهم و خود باغوای شیطان و تسویلات نفس اماره بطمع اعزاز و تکریم در عوام کالانعام کتاب و سنت را گذاشته ابتداعی در ملت حنیفه سمحه بیضا در اهی جدید در طریقه غرا بر آورده برخلاف نیرین یعنی کتاب الله و سنت رسول الله و اجماع بفحوای ویتبع غیر سبیل المومنین ضال و مضل شده خلق را اغوا و اضلال مینمایند لیکن بفحوای صدق انتمای حدیث سرور انبیا علیه افضل التحیة والسلام لا یزال من امتی امة قائمة بامر الله تعالی و تقدس لا یضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتی یاتی امر الله وهم علی ذالک اہل حق در دمغ اباطیل و دفع واهیات این موسوسین همه وقت و قلع آثار بدعات شاغل اند و شیوع انتشار اتباع این طریقه غیر مرضیه این ست که اکثری از علما زمان و سلاطین آوان از امر بمعروف و نهی از منکرات که قطب اعظم دین ست و انتظام امور معاش و معاد بآن مربوط و عمارت بلاد و راحت عباد بآن منوط ست کما قال الله تعالی وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر اعراض نموده تا نوبت باین رسید که قواعد شریعت شریف بتعطیل و قوانین اسلامیه مائل بتعطیل شده مردم باهوای فاسده و عقول کاسده خود سلوک اختیار کردند و گروهی ازیشان گمراه گردیده قریب ست که اجماع بر عدم تفرقه حلال و حرام نمایند و عناد و تعصب منتشر شد و درین بلاد دغی و فساد نوبا فنوبا دراز یاد و آثار غضب الهی در اکوان هویدا و آیات بلا و فتن و اشراط ساعت واضح و پیدا گردید و اتباع و تاسی مینمایند مخالف دین محمدی علیه الصلوٰة والسلام و آله و اقتدا و اقتفا منکرین متبع کتاب و سنت بیضا را درین ولا چند اشخاص از موسوسین تلبیس امور شرعیه برخلائق نموده و خناس وسواس بآنها مستولی شده ادعا مینمایند که از زمره متبعین سنت نبویه اند و تمویه و تدلیس منکرات بر مردم مینمایند بنابر آن داعیه خوف از مقت الهی باعث طبع در مرضیات او سبحانه و در آخرت در دل محبیب سوال منبعث شد که اجوبه از کتاب الله و سنت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم و از کلام متقدمین و عبارات مجتهدین بنویسد تا فارق در حق و باطل گردد ان الباطل کان زهوقا۔

فی الواقع جمله اجوبه نهایت درست و صحیح و کلاشکن نوشته جزاه الله خیر الجزاه

(مهر مولوی محمد عنایت العلی صاحب خلف الرشید مولوی کرامت العلی صاحب محدث

مفتی حیدرآباد) ....

[مهر: عنایت الله محمد علی ۱۲۷۹]

(۲۱) بسم الله الاسماء الحسنی این فقیر اسود متعلق بنده و اجوبه آنها را بالاستیعاب نظر نمود و مسلک سالکین بنده مملو بهوای نفسانی یافت اگرا ینفرقه مردوده وجرگه مرجوبه قابل خطاب بدین تحریلات منقولی نیست مگر مجیب بموارید موقع اجوبه آنها بخوبی ادا نمود الحاصل این فرقه باوجود معلومیت حقیت مذاهب اربعه و بطالت غیر آنها مبنی بر تخریب اصول دین متین ست عقل سلیم شیوه آزادگی اوشان را که باین عبارت ظاهر نموده اند "جسکو توحید پر اقرار هو کسی باشد مجهه عقیده کیون نه رکهو الخ" باو نے توجه دفع میکنند تقییدات احکام مذهبی را ثبوت بفحوای آیه کریمه لایکلف الله نفسا الا وسعها ست چه مراد از تکلیف تقیید ست این مقید را علی الاطلاق گفتن همین مطلق العنانی ست حالانکه این امر مخالف فطرت انسانی ست چراکه مقتضای فطرت ... خالق ست و انسان از دائره این تقیید خلقی پای عقل بیرون نمی ارد و همین تقیید معروف تقلید در مذاهب اربعه اجماعی ست و منکر اجماع گمراه ست و تخیلات این خام طبعان ... از روی فطرت مقید هیچ امری نیست که مظهر آن این مضمون ست "کسی باشد کچهه عقیده کیون نه رکهے" همین را مطلق العنانی میگویند اگرچه در بادی النظر تقلید نفسانی را قوتی ست لکن عند الراسخین فی العلم ازان دائره طلاق هم خارج شده شهوت نفسانی که مطبوع طبائع عوام کالانعام ست مقید گشته و داع تقلید از ناصیه اش محو گشته در صورت در مقلدی الشهوات داخل شدند درین مقام تفکر تام باید نمود که طلاق بر حسب مراد شان فطرة انسانیت کجا باقی ماند این مسلم الثبوت ست که انسان بهیچ آن علی الاطلاق نمی تواند شد و ما علینا الا البلاغ

مورخه ششم ربیع الاول ۱۳۱۲ (مهر سید شاه محبوب بادشاه صاحب قادری)

[مهر: سید شاه محبوب بادشاه قادری ملتانی ۱۲۹۹]

(۲۲) مجیب مصیب این جوابات سوالات متعلقه گروه مردوده را چنانکه باید ادا نموده جزاه الله ... خیرا (مهر محی الدین بادشاه صاحب قادری)

[مهر: محبوب بادشاه ولد محی الدین بادشاه]

(۲۳) مهر محمد بادشاه صاحب قادری

[مهر: محمد بادشاه]

(۲۴) ندوہ کے مفاسد ندوہ کی بوالہوسی کوئی ڈھکی چھپی ہوئی بات نہین ہو ڈنکے کی چوٹ
کس کان نے نہ سنی سیکڑون کے مجمع مین خلاف مذہب اہلسنت بیانات پڑہے گئے
اطراف ہندوستان مین خاص ندوہ کے اہتمام سے اونکی شہرت دیگئی مقامات حریری
دیوان متنبی بمقدار دو کی عبارت کا اسکو سمجھنا مشکل تھا ندوہ کے سچے خیر خواہون نے حتی المقدور
اصلاح طلبی مین بہت کچھ کوششین بھی کین لیکن خود غرض طبائع پر کچھ اثر نہوا پیشتر اس سے مینے
بھی ایک مختصر رسالہ متعلق اصلاح ندوہ لکھا تھا جو کہ سلطان الاخبار بنگلور مین شائع
ہوچکا ہو اور ایسے آسان طریقے سے تدابیر اصلاح اراکین ندوہ کی خدمت مین پیش کی تہین کہ اگر
اوسپر عمل فرمایا جاتا تو نہ ندوہ مین کچھ خلل واقع ہوتا اور نہ رسوائی وفضیحت کی نوبت پہنچتی حضرت مجیب نے
جواب سوالات مین جس طرز کو اختیار فرمایا ہو اگر اراکین ندوہ بنظر انصاف ملاحظہ فرمائین تو ندوہ کو
علیحالہا ہرگز قایم نہین رکھ سکتے جوابات سب حق وصحیح ہین اور ندوہ کی حالت موجودہ ضرور مخالف مذہب
اہلسنت اور اصلاح طلب حررہ محمد ابراہیم القادری الملتانی المدراسی مقیم حیدرآباد دکن۔

(۲۵) یہ جوابات بہت عمدہ اور درست ہین قال اللہ تعالی فی سورۃ الانعام قل فللہ الحجۃ البالغۃ
فلو شاء لہدیٰکم اجمعین اسکا مفہوم یہی ہو کہ اختلاف ادیان ومذاہب بحکم تقدیر ازلی ہین لہذا
زمان حکومت شاہان نامدار مین بھی یہ اختلاف رفع نہوسکے علی ہذا القیاس مخبر صادق صلی اللہ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا ارشاد مبارک تفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلہم فی النار الا ملۃ واحدۃ
اعجاز عظیم ہو پس درصورتیکہ افتراق مقدرات مین سے ہو تو بسبب تسلط اکابر سلاطین
اسلام یا علماء کرام کی حکمت عملی کوئی عصر مین اتفاق مذہبی نہوسکا لہذا مناسب یہ ہو کہ علماء
الحق یعنی اہلسنت وجماعت اپنی مجلس ندوۃ العلماء مین مذاہب باطلہ مثل اہل تشیع وغیر مقلدین
ونیچری وغیرہ کو شریک نفرمائین اور مجلس موصوف مین غیر مذہب کے علماء وعظ بیان نکرین
اہل مذاہب دیگر علیحدہ علیحدہ اپنی اپنی مجالس قائم کرسکتے ہین اور کسیوقت حسب مصلحت
ایک مجلس سے دوسری مجلس کو مطابق محکمات سرکاری کے مراسلات تحریر ہوکر اجرا
ہوسکتے ہین اور ہر ایک شہر مین بھی حسب قوانین مجلس صدر ندوۃ العلماء مجلس ماتحت مقرر
کرنا ممکن ہو۔ واللہ الموفق والمعین حررہ العاصی محمد خلیل الرحمن عفا اللہ عنہ

(برہانپوری مصنف
رسالہ صفات الاولیاء وغیرہ

محمد الرحمن
خلیل
۱۳۰۲

(۲۶) یہ سب جوابات صحیح ہیں ان کے دلائل
مشہور ہیں متواتر ہیں معمول بہا ہیں خدا تعالیٰ
مجیب صاحب کو جزائے خیر دے کتبہ خادم
علما ابو الاسلام محمد اسحاق عفا اللہ عنہ خلف
مولانا حافظ حاجی محمد حیدر علی صاحب قدس سرہ
صاحب منتہی الکلام۔

مولوی حیدر
علی
محمد اسحاق

(۲۷) مجیب مصیب نے جو کچھ نسبت ندوہ کے
تحریر فرمایا ہے موافق تحقیق مذہب اہلسنت جماعت کے
ہے اصول ندوہ سے بدمذہبی وبیدینی ظاہر ہے
مجکو حیرت ہے کہ ناظم ندوہ باوجود دعوی صوفی ہونے کے
ایسے فضول کاموں میں اپنی اوقات کو کیوں خراب
کرتے ہیں کیا صوفی ابن الوقت کا یہی مطلب
انکے ذہن شریف میں سمایا ہے سبحان اللہ کیا
یہی سلوک ندویہ ہے ہدانا اللہ الی الصراط المستقیم
المرقوم یازدہم ماہ ربیع الاول شریف سنہ ۱۳۱۷ ہجری۔
شاہ محمد علی قادری عفا اللہ عنہ خلیفہ
حضرت قدوة المحققین سید شاہ محی الدین عبد اللطیف
قادری ساکن رائچور مولود
مصنف کتاب جواہر الحقائق
وجواہر السلوک

شاہ محمد
قادری علی

(۲۸) موافق مذہب اہلسنت وجماعت کے جوابات
نہایت صحیح اور درست ہیں
در حضرت مجیب مصیب سلمہ
(مہر) شاہ غلام محمد صاحب قادری

محمد قادری
شاہ غلام

(۲۹) (مہر) سید
شاہ ملک محمود صاحب
قادری)

من کتابہ بیتہ محبوبیہ
شبیہ شاہ ملک محمود قادری

(۳۰) (مہر) سید
شاہ محمد حماد صاحب قادری)

۱۳۰۵ قادری
سید شاہ محمد حماد

(۳۱) آنچہ کہ مجیب مصیب جواب استفتاء دربارۂ اہل
ندوہ ان اہل ہوا مثل غیر مقلدین در زمرۂ اہلسنت و
جماعت درج کردہ اند نہایت انسب والیق است
وموافق عقیدۂ اہلسنت وجماعت کہ خلاف آن
موجب تضلیل وتفسیق ست واصول اہل ندوہ مبنی
بر فساد ست وموجب عدم انتظام شریعت غرا ست
وآنچہ کہ اصول ندوہ ہست اگر ہر شخص اپنی سمجھ پر
مکلف ہے غلط صریح ست زیرا کہ غلطی این
فاسدہ خود از آیۂ کریمہ فاستقم کما امرت ظاہر
ولائح ست اگر مقصود آمر از ماموربہ نفس استقامت
بر فہم ہر کس بودی لفرمان کما امرت مامور را
ہرگز ہرگز مخاطب نفرمودی پس ازین معلوم شد
کہ نفس استقامت بای وجہ کان مقصود آمر نیست
بلکہ مقصود آمر استقامتی ست کہ موافق امر آمر باشد

بس ازین نص قطعی بخوبی واضح شد که هر مامور
بالعقیده محمود و معتقد است که منشار خوشنودی م[ر]
باشد و آن بطریق محمود است کما لا یخفی و نیز اگر
رهنمون آزادی مندرجه عقیده اهل ندوه بکار رود
در آیه کریمه ان الله لا یحب المعتدین کدامی یکی از
فرقهای مختلفه داخل گروه تجاوز کنندگان نخواهد شد
و این باطل است مزید برین آیه کل حزب بما لدیهم
فرحون بر بطلان عقیده اهل ندوه زیاده منطبق است
کما لا یخفی علی من له فهم سلیم فقط راقم الحروف
فقیر محمد الغضنفر حیدری وطناً الحنفی مذهباً والقادری
مشرباً

(۳۲) بسم الله الرحمن الرحیم حامداً و مصلیاً و مسلماً
فی الواقع رسائل ندوہ میں بعض بیانات مخالف
مذہب مختار جماہیر محققین اہلسنت واقع ہیں اونکی اصلاح
نہایت ضروری ہے اور نیز وہابیہ و نیچریہ و شیعہ
و سائر فرقہ ضالہ کے مذہب کو حق بتا کر جلسہ دینی کا
رکن بنانا اونکی تعظیم و تکریم و محبت کو لازم ٹھہرانا
موجب ضرر عظیم ہو جسکا تدارک بھی نہایت ضروری ہے
مضامین مندرجہ سوالات رسائل مطبوعہ ندوہ میں
بخوبی مصرح ہیں اور جوابات حضرت مجیب کے
درست و صحیح ہیں حررہ الفقیر عبد القادر القادری عفی عنہ
ساکن بدایون وارد حیدرآباد

عبد القادر قادری ۱۲۹۱
محب الرسول

گلشن آباد ناسک

(۳۳) یہ سب جوابات بموجب شرع شریف
و اہل سنت و جماعت کے مطابق ہیں۔
خادم شریف قاضی میر
غیاث الدین قاضی
بلدہ گلشن آباد معروف
ناسک

مہر غیاث الدین قاضی ۱۳۰۵
خادم شرع مبین قاضی

(۳۴) الجواب مطابق للسوال والمجیب مصیب [ملہ]
فیما قال لان المتقین مقبولون فی الحال والمآل
کما صرح فی کتب اهل السنة والجماعة التابعین للشریعة
المحمدیة علی صاحبها الصلوة والسلام وعلی آله واصحابه
واتباعه الی یوم القیام کتبه خادم السادات
والعلماء سید عبد الفتاح الحسینی القادری عفی الله عنه
وعن والدیه وعن
سائر المسلمین آمین
یا رب العالمین الراجی
الی رحمة الله الباری مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری
رکن جلسہ ندوہ مقام ناسک عرف گلشن آباد ۲۴ ربیع الاول ۱۳..

الراجی الی الباری احمد
مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری

ملہ ترجمہ جواب مطابق سوال کے ہے اور مجیب نے جو کچھ لکھا
سب حق ہے اسلئے کہ جو لوگ گمراہی و مخالفت حق سے بچتے ہیں وہ
دنیا و آخرت میں مقبول ہیں جیسا کہ کتب اہل سنت و جماعت پیرو شریعت

(۳۵) یہ سب جوابات اس فقیر محتم نے دیکھے
مطابق مذہب متقین اہلسنت وجماعت کے پائے

خادم العلماء والفقرا خواجہ سید لطف
علی
الحسینی المودودی اباً والحسنی القادری آماً
الچشتی الہروی وطناً المعروف
فی بلاد ہند بصاحبزادہ چشت مبارک

خادم العلماء الفقراء والفقراء العلماء فقیر سید لطف علی
مودودی حسینی المودودی اباً والحسنی القادری آماً و الچشتی
الہروی وطناً المعروف فی بلاد الہند بصاحبزادہ
چشت مبارک عفی عنہ

(۳۶) حسب عقیدہ اہل السنۃ والجماعۃ اجوبہ اللہ
مرقوم مولانا صحیح و درست اند العبد المذنب سید
امام الدین احمد نقوی العسکری گلشن آبادی عفی عنہ

(۳۷) جوابات مندرجہ مطابق مذہب اہلسنت
وجماعت درست اور صحیح ہین العبد المذنب
سید حبیب ابن سید صادق الغام دار نائب
قاضی متوطن گلشن آباد عرف نائیک عفی عنہ

(۳۸) بالمر رہ مولانا وبالفضل اولانا محقق حقائق
فروع واصول ومدقق دقائق معقول ومنقول
مولوی عبد القادر صاحب سلمہ اللہ الواہب
فی تصحیح الجوابات دربارہ مفاسد وقبائح

ندوہ مطابق کتاب اللہ وحدیث رسول اللہ وموافق
فقہائے حنفیہ وعلماء اہل السنۃ والجماعت صحیح و درست
المتمسک بحبل اللہ المتین سید نظام الدین ابن میر
نذر علی پیرزادہ نائیک حسنی قادری حنفی نقوی
گلشن آبادی عفی اللہ عنہ وعن سائر المسلمین آمین

احمد آباد گجرات

(۳۹) ابتداً بحمد اللہ مصلیاً اما بعد واضح ہو بندہ
راقم نے تالیفات مطبوعہ ندوہ مین سے بعض کو
دیکھا تو بلاشبہ ایسا پایا کہ اگر اوسکے موافق
اعتقاد رکھا جائے اور عمل کیا جائے تو معتقد
وعامل خارج از دائرہ اہلسنت وجماعت کیا بلکہ
احاطہ اسلام سے فی الواقع باہر ہو جاتا ہے
اگرچہ خود کو بزعم خود مسلمان بناتے اور اپنے کو
ہم شہرون اور عوام مین اہل اسلام کہلاتے
یہ بلا ایمان رہا شرکت لامذہب ہم و ناجیہ
وروافض ونیچریہ وغفلت وقلت تدبر علماء اہلسنت
شرکائے ندوہ سے متوقع ہو اور علمائے اہلسنت
وجماعت شرکائے ندوہ کا اسپر اصرار ونزاع وتکرار
بباعث طرفداری مبتدعین وشرارنا وحقین
وغافلین وناقصین کے اعتقاد وعمل کرنے کا
موافق تالیفات مذکورہ کے موجب ہے مبتدعین
ودنیاداروں فساق وجہال کا اسمین حالت
موجودہ کو قبول کر لینا بلا ردو انکار اور اوسمین

ایکدم خوش ہونا اور ماننا دلیل واضح اس امر کی ہو کہ ان کو اتباع رفض و طلب دنیا اور دوری ازدین کے یہ حالت ندوہ کے موافق ہو اور اونکی مدح و ثنا اور ایسی رضا و رغبت کرنا اپنے مناسب پانے کے سبب ہو اس محل میں مولانا جامی کے مثنوی کے چند اشعار نقل کئے جاتے ہیں وہ یہ ہیں ؎ مدح جاہل بظاہر ار مدحست گر بمعنی نظر کنی قدحست ٭ ورچہ قدحش بود بظاہر مدح نیک باشد بنزدی معنی مدح ٭ زانکہ مدح از مناسبت خیزد ٭ جنس در مدح جنس آویزد ٭ نقص باشد زمرد صاحب دل کہ بود مدح طریقہ جاہل ٭ قدح کردن زجنی و لسنی

ہست برہان نقد ناجنسی ٭ دور بودن زشیوہ جہال ٭ از سمات فضیلت ست و کمال ٭

مدحت رافضی باین و غلی ٭ داتما بر علی و آل علی ٭ عذر آن کردہ ام بیان زین پیش ٭

تو از انجا کشای مشکل خویش ٭ جب کوئی مولانا جامی کے اشعار کی عدم انفہام کے سبب سے اون سے استدلال میں ابراز اشکال کریگا تو انشاءاللہ تعالیٰ ایسی منہ کی کھاویگا کہ پشت دکھاویگا اہلسنت و جماعت شرکاء ندوہ کو چاہیے کہ غفلت سے بیدار اور قلت تدبر سے ہوشیار ہو جائیں اور ان اقوام ناپاک سے ندوہ کو پاک صاف فرمائیں گو ملحدین نیچریہ و مبتدعین لامذہب لہم وہابیہ ناراض ہو جائیں کیونکہ اونکا الحاد و بدعت کی یہی سزا ہے چاہیئے بہاجوں علمائے اہلسنت و جماعت کو خوش فرمائیں کہ یہ موجب خوشنودی مالک روز جزا ہے۔

جب علمائے اہلسنت شرکاء ندوہ کو اسی پر اصرار ہو کہ ملحدین و مبتدعین مذکورین کا اخراج ناگوار ہے گو علمائے اہلسنت ناراض ہوں تو بلاشبہہ یہ ندوہ اہلسنت و جماعت کا نہیں اونہیں کا ہے اور یہ حضرات اہلسنت شرکاء ندوہ اونکی تکثیر کے عامل ہیں بمصداق من کثر سواد قوم فہو منہم ہوتے ہیں کیا کلام ہے اور کتاب الادب المفرد امام بخاری رح کے صفحہ ۱۶۸ میں ہے عن علی ابن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال مر النبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم علی قوم فیہم رجل متخلق بخلوق فنظر الیہم وسلم علیہم واعرض عن الرجل فقال الرجل اعرضت عنی قال بین عینیک جمرۃ۔ جب فقط استعمال خلوق کا کرنے والے سے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعراض فرمایا تو روافض و خوارج و قدریہ کہ جنکو مشرک و کلاب نار و مجوس امت آپنے فرمایا

۱۵ ترجمہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اونہوں نے فرمایا کہ گذرے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوپر ایک قوم کے جنمیں ایک شخص خلوق لگائے تھا پس دیکھا آپ نے اونکی طرف اور سلام کیا اونپر اور منہ پھیر لیا اوس شخص سے تو اوس نے کہا کہ آپ نے مجھ سے منہ پھیر لیا

[illegible]

ان سے کیونکر آپ اعراض ضرور نہ جانتے۔
اور شرح بخاری عینی مین صحابہ رضی اللہ عنہم کا
اپنے پچھلون کو وصیت قدریہ پر سلام نکرنے کی
کرنا اور خود برارت ظاہر کرنا ثابت ہی بدلالۃ النص
دوسرے اہل بدعت روافض ووہابیہ وغیرہم کا
بھی یہی حکم ثابت ہی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
وصحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم حسب طریق سنت کے اہل بدعت
سے اعراض وترک سلام وغیرہ ثابت ہی تو اہل
ندوہ ما انا علیہ واصحابی کے خلاف اسپار ہی
مین ہو کر انکا بھی اہلبدعت سے ہونا اور سبیل مومنین کے خلاف
ابتداع واحداث کرنا ظاہر اور اہلبدعت کیواسطے بھی کوئی نکوئی
وتاویل ہوا کرتا ہے اہل ندوہ کے واسطے بھی
شبہہ وتاویل ہی کہ مصلحت وقت و
ہمدردی اسلام وبہبودی قوم اسی ابتداع
مین ہے جیسے دوسرے اہل بدعت کی بدعت
شبہات وتاویلات کے سبب سے بدعت ضلالت
ہونے سے خارج نہین ہو جاتی ہے ایسی ہی
اہل ندوہ کی بدعت بھی ایسے شبہات وتاویلات
سے بدعت ضلالت ہونے سے خارج نہین ہوسکتی ہے
ہر گو اہل ندوہ خود کو سواد اعظم قرار دین لیکن
وہ سواد اعظم سلف صالح کے خلاف احداث
بدعت کرنیوالی اور مخالف سواد اعظم صحابہ وتابعین
ومن بعدہم رضی اللہ تعالی عنہم کے ہی خود کو
سواد اعظم جاننا بھی انکا ایک شبہہ بدعیہ ہے

چونکہ یہ محل تطویل نہین ہی اور اہل انصاف کیلیا
کیواسطے اشارہ ہی کافی ہی اسواسطے اسی پر اختصار
کیا جاتا ہی فقط واللہ اعلم وعلمہ احکم

حررہ المفتقر الی ربہ القدیر محمد نذیر المعروف بہ
نذیر احمد خان عفی عنہ

(مہر: محمد نذیر ۱۲۹۰ شہ ... فی نقشدان)

(۱۴۰) صحیح کتبہ عبدالرحیم
الاحمد آبادی عفی عنہ

(۱۴۱) العلامات تحقیق العلما وقد ادی ہذا المجیب حقہا
حررہ خلیل الرحمن پشاوری حال وارد احمد آباد

(۱۴۲) صح الجواب واللہ اعلم بالصواب کتبہ
عبد الکریم ولد عبد الغنی مقیم احمد آباد گجرات دکن
محلہ چکلہ کالو پور۔

(۱۴۳) ہذا الجواب صحیح لاریب فیہ کتبہ عبداللہ
ولد محمد اشرف عفی عنہ۔

دھولے

(۱۴۴) سوالات ستہ کے سب جواب صحیح وصواب
ہین اور موافق مذہب اہل سنت وجماعت قاطع
بدعت وضلالت کے ہین۔ فقط نمقہ الفقیر
محمد یعقوب عفی اللہ
عنہ الذنوب

(مہر: محمد یعقوب ... درد میہ اشفع)

(۱۴۵) للہ در المجیب
(مہر مولوی کرامت اللہ صاحب
واعظ ومدرس ولی معتمد علما ندوہ)

(مہر: کرامت اللہ ۱۲۹۲)

۱؎ ترجمہ علم اللہ تعالی کی امانت ہی علماکی گردن پر اور مجیب نے اس کا حق ادا کیا

(۴۶) ما قال المجیب المصیب حق مطابق لعقائد اہل السنۃ والجماعۃ والاجوبۃ کلہا صحیحۃ بلا ارتیاب والحق احق بالاتباع وان کرہ المعاندون[ل]

حررہ ابو سعید
محمد علیم اللہ عفی عنہ

علیگڈھ

(۴۷) الجواب صحیح نور احمد کابلی متعلم خود مقیم مدرسہ اسلامیہ علیگڈہ۔

(۴۸) من اجاب اجاد عبد الکریم عفی اللہ عنہ کشمیری مقیم مدرسہ اسلامیہ علیگڈہ تلمیذ مفتی لطف اللہ صاحب جج حیدر آباد۔

(۴۹) من اجاب اصاب گل محمد مدرس مسجد جامع علیگڈہ۔

بدایون

(۵۰) بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وآلہ وصحبہ واولیاء امتہ اجمعین

احقر مفتقر آغاز ندوہ سے تادم تحریر ندوہ کے حالات تحریریں کارروائیاں دیکھتا سنتا بہ تحقیق جانچتا رہا بریلی مین جب جلسہ منعقد ہوا تو بھی موجود تھا جانبین کے رسائل دیکھے طرفین کی تقریرین سنین جہانتک کہ ممکن تھا تعصب سے علیحدہ ہو کر عقل و انصاف کو پیش رکھ کے غور و تامل کرتا رہا مگر مآل کار بجز تحیر و تفکر کچھ نہ نکلا کہ اہل ندوہ سنیت کا دعوے کرتے ہین مقلد حنفی ہونے کا دم بھرتے ہین صوفی صافی مشائخ ہونا ظاہر کرتے ہین لیکن قول فعل سب دعاوی طویلۃ الاذیال کے خلاف تحریرین وہ اقوال مندرج جو قطعا مذہب معتبر اہلسنت کے مخالف اجماعات قطعیہ کے مناقض طریقہ عمل وہ جو سرتاپا منافی شان علماء اہلسنت وجماعت مگر دعوی یہی کہ ہم سب کے سب سنی حنفی صوفی صافی وغیرہ وغیرہ ہین۔ یقولون ما لا یفعلون جب تک اسکی اصلاح مطابق مذہب اہلسنت نہو جائے اسمین شرکت مطابق تصریحات فقہا و محدثین ناجائز ہے جناب صدر و ناظم و مدعیان سنیت پر اشد ضروریات سے ہے کہ اصلاح کیطرف اب بھی توجہ کرین ورنہ یہ داغ انکی پیشانی سے ہرگز نہ مٹیگا اللہ تعالی جزاء خیر دے حضرت مجیب جامع فتاوی کو کہ شناعات ندوہ ظاہر کر کے عوام کو آگاہ کر دیا کہ غلطی مین نہ پھنسین اور ارکین ندوہ کو اصلاح کیطرف متوجہ کیا اب آگے وہ مانین یا نہ مانین بر رسولان بلاغ باشد و بس اجوبہ سوالات حق و مدلل و محقق ہین بحمد اللہ خوب نافع مین اصلح اللہ بہا حال المسلمین آمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم احقر مفتقر

محمد مطیع الرسول عبد المقتدر الحنفی القادری البدایونی

ل ترجمہ جو کچھ مجیب مصیب نے کہا حق ہے موافق عقائد اہلسنت و جماعت کے اور سب جوابات صحیح ہین بے شبہہ اور حق لائق اتباع ہے اگرچہ ناپسند کرین معاندین ۱۲

(۵۱) اتفاق علمائے اہلسنت موجب نہایت برکت ہی
اگر ندوۃ العلما سے بھی یہی غرض رکھی جاتی تو مضائقہ ہی کیا
تھا اب بھی اگر مفاسد موجودہ کی اصلاح مطابق مذہب
اہلسنت کردیجاوے تو کسی اہلسنت کو اوسکی تائید و شرکت سے
اعراض روا نہیں لیکن موجودہ حالت ضرور مخالف
و مضر مذہب اہلسنت ہی جسکی اصلاح واجب رسائل ندوہ
جنہیں نہایت غور سے دیکھا متعدد و پاس شدہ مضامین مخرب
مذہب اہلسنت ہیں ہر سوال کے جواب میں حضرت مجیب
لبیب نے نہایت متانت تہذیب و دیانت کو مد نظر
رکھکر حمایت دین متین میں کوشش فرمائی ہے فللہ درہ حررہ عبدالقیوم القادری

(۵۲) جواب صحیح ہی مذہب اہلسنت ندوہ کی اصلاح ضرور ہے
حررہ محمد حافظ بخش عفی عنہ ساکن بدایون

محمد حافظ بخش ۱۳۱۲

(۵۳) ذلک کذلک فضل المجید قادری عفی عنہ۔

(۵۴) انی صدق ذلک فضل احمد صدیقی بدایونی۔

(۵۵) حامدا ومصلیا ومسلما فقیر نے تمام اجوبہ دیکھے بفضلہ تعالیٰ
حق وصحیح ہیں بیشک جو چند سال سے بنام ندوۃ العلما ہندوستان میں
شائع ہوا ہے جلسوں میں سابقہ تو سب نیچریت وغیرہ سے زائد مخرب
دین ہیں مذہبی بہل اصول الاذہبی ہے ہر اہل سنت کو تا وقتیکہ
اصلاح کامل نہ ہوجاوے اوس سے احتراز واجب ہے حررہ غلام محمد
غوثی قادری حنفی عباسی بدایونی عفا اللہ عنہ۔

(۵۶) جوابات صحیح ہیں اہلسنت وجماعت کو اس زمانہ پر آشوب میں اپنے
مذہب کی بخوبی حفاظت اور باطل عقائد میں خلل انداز ہونے سے
بچنا چاہیے حررہ نور الدین احمد عفا اللہ عنہ عباسی حنفی قادری

بریلی

(۵۷) بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ علی حسن توفیقہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ
ہادی طریقہ وآلہ وصحبہ سراۃ فریقہ جواب حق و ارشاد مبین
اور اقوال مذکورہ **ندوہ** جہالت وبطالت وضلالت بحت
والحاد مبین بفضل اللہ تعالیٰ سن ہا و اگرچہ ندوی انجمن
کے ارادہ و ادیکے **مضامین ثلثہ** کے اقرار سے خاص
ہی کہ یہ بھی تکمیل کا نیچریان کی انجمن اوٹھی ہے اور وہ نیچر والوں
نے بھی صاف لکھدیا کہ اوستاد زمانہ کے زبردست
ہاتھ نے ان مولوی صاحبوں کی بھی **گوشمالی** کردی ہے
اب انہیں بھی ہماری **شاگردی** کی ضرورت ہوگی
محمود جناب **ناظم** صاحب کی بیشین گوئیاں جو انکی نہیں
جو نامہ یکم شوال ۱۳۱۱ھ میں فقیر کو لکھیں کہ خلاف کرنے میں
ندوہ والی ایک جماعت مخالف الگ قایم ہوجاوے گی
جسطرح **سید احمد خان** نے جلسہ کیا علما نے اجتناب کیا
اونکی **ضلالت** کی اشاعت کی اسیطرح اسکا بھی
حال ہوگا واقعی مقصد و منشا کھل گیا ہے تک ستر ہولیا
اگرچہ خاص **پالیسی** کیوں مانتے مگر یعنہ لعاب بہت بندگان
غرض کہ پہلے ندوہ دوست **وارکین** تھے بعد وضوح
حال اوس سے **جدا** ہوے اور ہوجاتے ہیں باطل کے لیے اول
نوری ہوتی ہے پھر اوسکا انجام وہی جو قرآن عظیم میں
ارشاد ہوا کہ فیدمغہ فاذا ہو زاہق واللہ المستعان
سے علیٰ کل مارق

والحمد للہ رب العلمین

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبد المصطفےٰ احمد رضا خان

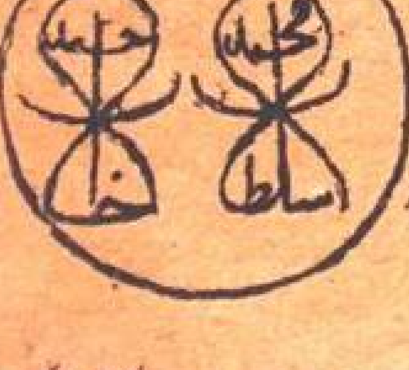
عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

ثبت

عفی عنہ بمحمدن المصطفےٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۵۸) بسم اللہ الرحمن الرحیم صحت الاجوبہ بیشک اقوال ندوہ جو برکت اتفاق و اتحاد رکھیت و تعظیم بد مذہبان بعض مخالف سنت اور بعض مخالف ایمان ہیں۔ ندوی صاحبوں کا اظہار تھا کہ ہمارا اگر اہو تے ہیں براہ تقیہ ہو (دیکھو اصلاحات سنت و ندوہ) یہ بات خود ہی سمجھ سے دور تھی کہ تبا بتا کر تقیہ کیا اب کھل گیا کہ تقیہ تبانا ہی تھا رافضیوں کا خیل کرنا تب حضرات ردولی شریف وغیرہم اراکین ندوہ کو بھی ناگوار ہوا اونکا دل رکھنے کو چھاپ دیا کہ ہم رافضیوں کو خارج کر چکے ہیں حالانکہ یہ مضامین روداد ہائے ندوہ کے بالکل خلاف اور اتفاق و اتحاد کا دشمن صاف تھا مگر باضابطہ اعلان آج تک نہوا اور تائید ندوہ میں جو رسالے چھپے رہے ہیں اب تک نیچری رافضی بھی شرکت بدستور کر رہے ہیں (دیکھو رسالہ تائید ندوہ و مقاصد ندوۃ العلماء) بلکہ رسالہ اتمام الحجہ میں بھی اگرچہ اس اخراج کی اڑلی مگر مانگے ہی کہ اسمیں کوئی حرج شرعی نہیں صاحبو اگر موافق شرع تھا تو اخراج کیوں ہوا اور مخالف شرع ہے تو اونکی تائید کس لئے ہے یہ جھوٹ کے پاؤں کتنے واللہ الہادی العبد ابو المظفر محمد امیر اللہ عفی عنہ سابق مدرس اعلیٰ مدرسہ اکبریہ بریلی)

(۵۹) بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم جواب صحیح ہیں اور اقوال ندوہ مردود و قبیح۔ ندویوں کے اتحاد و اتفاق کا پردہ کھل گیا کہ وہ صرف گمراہوں کے ساتھ تھا اونکے رسائل اخبار اشتہار روداد ملاحظہ ہوں تو علمائے اہل حق کے ساتھ کو سنا و جرح طعن و تشنیع و بدتہذیبی تشنیع و کذب و افترا و دشنام و تبرا کا وہ ٹھاٹھ ہے جن کا تو بجز انسداد کا دعوی تھا گن گن کر اونکا ارتکاب ہوا وہ خصوصیت اتحاد تو انبیاء و اولیاء صحابہ و اہلبیت کو برا کہنے والوں کے ساتھ تھی وہ سب کے سب مسلمان تھے اونسے اتحاد نہ ہو تو ایمان ہی کیا وہ نماز روزہ ادا کرتے مگر ندوہ کو حق کے حق تو یہ ہے کہ عیان اسلام صرف آنحضرت کا اسلام و نا قابل تکفیر کر انہیں کار یاد نہ ہو کہ جماعت جانشین اہل سنت



(۶۰) الاجوبۃ کلہا صحاح واللہ الہادی
(۶۱) الجواب صحیح

سنی حنفی قادری
محمد خلیل احمد خان

محمد عبد الرشید عفا عنہ مدرس اعلیٰ مدرسہ اکبریہ بریلی

(۶۲) یہ جوابات سب حق اور مطابق مذہب اہلسنت ہیں اور اقوال ستہ مذکورہ
ندوہ صریح بدعت اور ضلالت ہیں جانبی پر معاصی سید محمد غوث عفی عنہ سجادہ
نشین جناب شاہ فضل غوث صاحب حنفی بریلوی پیر و مرشد مولوی ولایت حسین صاحب بریلوی

رامپور

(۶۳) جوابات سب صحیح ہیں مفاسد ندوہ جیسے راقم ناقص الفہم کو مطلع ہوا یہ ہیں
ندوہ کا اول جلسہ جو کانپور میں ہوا تھا راقم حسب طلب و بتقاضائے جوش اسلامی واسطے شرکت کے
گیا تھا چونکہ جلسہ مذکورہ کا عنوان نمائشگاہ کی شکل دیکھا اور ہر قوم اور ہر ملت و مذہب کے اشخاص کو
اوسکی طرف بطور تماشا جاتے دیکھا باوجود اصرار بلیغ کے اوسمیں قدم نہ رکھا کیونکہ ندوہ علماء ربانیین
کی شان کے بالکل خلاف تھا کہ سینہ پر شست تھی آخر صورت ظاہر سے قطع نظر کر کے حواسے تفحص اور
اوراک منشاء انعقاد جلسہ مذکورہ کی بیرون جلسہ قدرے توقف کیا معلوم ہوا کہ بانی مبانی اور برانگیختہ کنندہ
اور راہبر اس کید عظیم کے جاہلانہ صورت نیچری مشرب ہیں اور روافض اور غیر مقلد
اور نیچریونکو بحیلہ اتفاق بتجمیع نفاق جمع کیا ہے اور ہر ایک انمیں اپنے خیالات کے موافق خطبہ
پڑھتے ہیں۔ اور غیر مقلد کہ صفت آزادی میں نیچری فرقہ ضالہ کے ساتھ متحد الوصف
ہیں اونکی تائید کیطرف توجہ و التفات زیادہ ہے تاکہ بڑے فریق اہل اسلام کہ ہندوستان میں حنفیہ
ہیں اونکا غلبہ اور زور کم ہو جاتے نیز یہ بھی دیکھا کہ بعض اہل علم جلسہ مذکورہ کے صدر نشین بنائے
گئے ہیں وہ مکائد سے واقف ہیں یا نہیں مگر کچھ قیل و قال مخالفین سے فرماتے ہیں اوسکا اثر ہو یا نہ ہو
سب متفق ہو کے اگر انعقاد جلسہ کو روکتے تو بہتر ہوتا فقط قیل و قال سے یہ فتنہ فرو ہوتا معلوم
نہیں ہوتا مافی الضمیر موجدان ندوہ یہ مفہوم ہوا کہ علوم مروجہ کا درس جیسے حالا باقی نہ رہے و قیمتے رفتہ نیست و
نابود ہو جائے انگریزی وغیرہ بھی شامل ہو جائے اور مدرسہ اسلامی کیوجہ سے جو بقائے دین ہے
فنا ہو جائے مہتمان ندوہ نے سرپرستی و شرکت نیچریونکی بطیب خاطر ہو جہ غنیمت
تصور کی کہ اونکی مدد و پاسداری کے سبب زر چندہ خوب فراہم ہوگا اور وفور دولت زمانہ کی

جنمین اثر نیچریت کا ہوتا جاتا ہے اور اون سے اہلسنت نفرت رکھتے ہین واسطے مٹانے وہید نفاق
بخوشی خاطر قہر بکمپ ہونگے اور در پردہ اونکی خوشنودی ہوگی جنکی خوشنودی کے واسطے مسلک نیچر
اختراع ہوا ہے اور جنکی شان مین افرئیت من اتخذ الٰہہ ہواہ وارد ہوا ہے پس اہل ہوا کی صحبت
اور مشورہ سے دوری اختیار کرنا لازم ہے اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دہوکا کھانا یاد رکھنا
ضرور ہے۔ ونخلع ونترک من یفجرک واقع دعا قنوت پر عمل کرکے جو روزمرہ کا وظیفہ ہے مخالفین کی
دوری اختیار کرکے صادق القول ہو سکتا ہے۔ وفقنا اللہ تعالیٰ وایاکم۔ تمت۔ العبد المذنب لاواہ محمد لطف اللہ عفی عنہ

رسول اللہ
یعیب
خادم شرع
مفتی
محمد لطف اللہ
۱۲۹۸ ہجری

(۴۷) اس اخیر زمانہ پرفتن مین اگرچہ مذہب اہلسنت وجماعت
مانند چراغ سحر جھلملا جھلملا کر جل رہا ہے تاہم موافق فرمان مخبر صادق
لا یزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق کے کوئی بدعتی اپنے
خیالات تراشیدہ کی صرصر سے ہرگز بجھانا تو درکنار کچھ صدمہ
نہین پہونچا سکتا یہ وہ چراغ روشن شریعت اور شمع فروزان ختم رسالت ہے
جسکی تمام کاوش عدو اور اوسکے تحفظ کا عہد حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اہل ندوہ اور اونکے اشغال
جو اون سے پیشتر بہتر فرقے ہفتد عین ضالین بلکہ زائد ہو چکے اور ہوتے جاتے ہین ہرچند
چاہتے ہین کہ اس چراغ الٰہی کو اپنے اوہام فاسدہ اور تخیلات کاسدہ کے پھونکنے سے گل کرین مگر کامیاب ہونا
تو اس سے جدا وہ خود اپنی ریش بچانی مشکل ہوگی ع چراغی را کہ ایزد برفروزد ہر آنکو پف زند ریشش بسوزد

۱۲۹۶
المہدی
الدین محمد سلا
ابوالکرم کاسراج

صدق اللہ ورسولہ یریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواہہم
ویابی اللہ الا ان یتم نورہ۔

(۴۸) الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی من اسس بنیان الحق والیقین وعلی اتباعہ من الصحابۃ والصلحاء
والعلماء الراسخین الذین لا یخافون لومۃ لائم ولا یبالون عند بیان الحق وان قتلوا وحرقوا۔ امابعد کہتا ہے
بندہ خاکسار عبدالغفار ساکن زاویہ نشینان بدنامی وگمنامی خادم خاص وتلمیذ باختصاص زبدۃ المحققین فخر
الماجدین عمدۃ السالکین حضرت مرشدنا ومولانا مولوی محمد ارشاد حسین صاحب علیہ رضوان اللہ الوہاب

مگر اکثر حال ندوۃ العلما کا سنتا تھا اکثر دوست آشنا جا کر شریک جلسہ ہوتے حال بیان کرتے تھے بعض
احباب محرک شرکت ہوئے لیکن چونکہ عادت مجھے آنے جانے کی نہیں ہے اور خدمت طلبہ سے
بھی فرصت نہیں ملتی اتفاق شرکت نہ ہوا امسال بھی اشتہار آیا اگرچہ ارادہ نہ تھا لیکن احباب کی بہت
اصرار سے ایک روز قبل جلسہ سے شب کو روانہ ہوا راہ میں جو کتب ندوہ ہمراہ تھیں دیکھنے میں
آئیں دل پھیکا ہو گیا دن کو شریک جلسہ ہوا وہابی لامذہب نیچریہ کو دیکھکر طبیعت متنفر ہوئی سہ پہر کو
جلسہ شوریٰ ہوا۔ اوس وقت بھی گیا سر دفتر نیچریان **شبلی صاحب** اور سر حلقہ لامذہبان ابراہیم
آروی صاحب وغیرہ گفتگو کر رہے تھے۔ ہر ایک اپنا مافی الضمیر ایسے پیرایہ میں ظاہر کرتا تھا کہ جلسہ کو اپنی
طرف کھینچے۔ مولوی ابراہیم آروی خوب کھل کھیلے اوس وقت طبیعت نہایت پیچ و تاب کھایا۔ کسی نے جواب شافی
اونکو نہ دیا۔ میں نے ہر چند چاہا کہ جواب باصواب دوں لیکن نقار خانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے
امر حق کی طرف کون التفات کرتا ہے چپ ہو رہا۔ اوسی روز واپسی کا قصد کیا لیکن احباب کے زیادہ اصرار سے
دوسرے روز شریک جلسہ ہو کر چلا آیا۔ خلاصہ یہ معلوم ہوا کہ مجمع کی یہ رائے ہے کہ ہر امر میں ترمیم کیجاوے
درس میں بھی نیا طریقہ نکالا جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے جو حق چلا آتا ہے اوسکی بھی
نیا طرز بنایا جاوے سب فرق ضالہ کا جو مسلم ہو وہ حق کہا جاوے بلکہ کسی سے تعرض نکیا جاوے گویا ایک
نئی معجون مرکب بنایا چاہتے ہیں۔ قصہ مختصر یہ رنگ دیکھکر بہت افسوس ہوا کہ اک فرو کی نظر میں فرقہ علما
ایک گروہ عظیم الشان تھا ہتک ہو گیا اور یقین ہو گیا کہ سارے ہندوستان کے علما جمع ہوئے ہیں
جنکی یہ رائیں ہیں یہ مشین ہیں۔ دوم یہ کہ اعلائے حق و احقاق حق اہل حق سے ہوتا ہے نہ اہل باطل سے
کاش ارباب جلسہ نے سو حصہ قوت پیدا کی ہوتی۔ اور ایک حصہ ظاہر کی ہوتی اور یہ انتظار پر ہوتا
کہ چند علما حقانی اہلسنت و جماعت منتخب کیے ہوتے اغیار کو شریک نہ کیا ہوتا تاکہ بنا محکم ہو جاتی منشاء
شدہ تمام اہلسنت و جماعت متفق ہو جاتے اوس وقت فرق باطلہ پر توجہ پڑتا ہو وقت دشمن نہایت قوی
ہیں نہایت ہمت غایت قوت بیخ کنی میں صرف کر رہے ہیں جو لوگ **بیخ کنی** اسلام میں اوسکے
جان و دل سے معاون ہیں اونھیں کو ابھی حج کا سمجھ مدار کا ٹھہرا اے ہیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

آخر میں صاف فرمایا اون حضرات اہلسنت کو جو بوجہ خلط فرق اہل حق و اہل باطل کے شریک جلسہ نہ ہوئے
اور ابھی اوسکے خواہان رہے کہ اگر جلسہ اغیار سے خالی ہو جاتے تو شرکت کیجاتے اور اسبارہ میں فتاویٰ
و رسائل بھیجے تھے سکہ یہ فتوی کہ متضمن ہر سوالات ستہ پر جسمین عقائد باطلہ اون فرق ضالہ کی ذکر کیے گئے
ہین جو جلسہ ندوہ مین شریک بلکہ ارباب رائے ہین لسکے جوابات صحیح ہین بلاشبہ فرق ضالہ سے
احتراز لازم ہے اونکی عدم تفضیل و تفسیق عقیدہ اہلسنت وجماعت کا نہین مذاہب حقہ کی بجگفون کو حامی
سمجھنا دشمنون سے ایسد نفع کی رکھنا کام عقلا کا نہین زیادہ تفصیل کی ضرورت نہین مجیب مصیب
نے بقدر ضرورت تفصیل کر دی ہے اللہم ارنا الحق حقا والباطل باطلا و للہ الحمد فی الاولی والآخرۃ وصلی اللہ
علے خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ و اہل بیتہ و امتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

الغفار خان
محمد عبد ۱۳۰۰

(۶۶) جن صاحبون نے عقائد و اقوال لکھے ہین جو مجیب نے سوالات ستہ مین نقل کیے ہین اون کو مجھکو خروج
مین جادہ مستقیمہ اہلسنت وجماعت سے کوئی شبہ نہین اور فرق غیر مقلدین اور نیچریہ اور شیعہ وغیرہم من الفرق
الضالۃ المبتدعۃ الخارجۃ من اہل السنۃ والجماعۃ کی تردید مین بصدق نیت اجر عظیم ہے

اللہم انصر من نصر دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم — العبد محمد ظہور الحسین الفاروقی الحنفی عفی عنہ

(۶۷) محمد ہدایت اللہ

محمد حبیب اللہ خان
محمد عنایت اللہ خان

(۶۸) العبد محمد امداد اللہ

(۶۹) ذلک کذلک

عبد اللہ خان ۱۳۰۳
محمد معز اللہ خان ولد

محمد معز اللہ عفی عنہ

(۷۰) احقر کے نزدیک جو اصول ندوہ کے ہین وہ بالکل نفاق ہے اور آخری نتیجہ الحاد و زندقہ ہے مجیب نے اون کے جوابات مین جو کچھ تحریر فرمایا ہے نہایت مدلل و معبرہن اور حق ہے ذلک الحق بالاتباع حررہ محمد رئیس الدین عفی عنہ

صدق المجیب ثم المجیب ... حال وارد ریاست رامپور
(۷۱) ہمین کوئی شبہ نہین کہ اہل حق منحصر اہلسنت وجماعت مین ہے اور فرق روافض و وہابیہ و نیچریہ البتہ فرقہ ناجیہ اہلسنت سے خارج اور اون کے عقائد باطلہ کا رد و ابطال باعث اجر ہے واللہ تعالے اعلم
محمد فضل حق اصلح اللہ حالہ

فضل حق
ابو الفضل

(۷۲) الاجوبۃ کلہا موافقۃ لکلام الرسول و کتاب اللہ و انا العبد الضعیف ...

محمد مبارک اللہ غفر اللہ

مراد آباد

(۷۳) بلا شک جو مولانا مخدومنا مولانا المولوی الحاج محمد عبد الرزاق صاحب کی حیدر آبادی نے فتاوی السنۃ لالجام الفتنۃ مین تحریر فرمایا ہے وہ حق صریح خالی تخیلات فاسدہ اور اوہام باطلہ سی ہے بلکہ سب جوابات اون کے مضبوط بکلام الہی واحادیث نبوی ہین اور مخالفین کا جواب بوجہ حسن کما ینبغی دیا ہے اور مین بھی سنہ ۱۳۱۲ ہجری مین جلسہ ندوہ جو شہر بریلی مین ہوا تھا حاضر ہوا تھا اہل ندوہ کی اکثر تحریرات اور تقریرات جلسے مین مین نے سنی تو اکثر باتین خلاف ضوابط دینیہ کے پائین مگر جناب مجیب نے سب میری مافی الضمیر جوابات مین تحریر فرمایا ہے اس جلسے مین مین نے فرق مذاہب مختلفہ کے دیکھے بالفرض اگر یہ جلسہ جیسا کہ اہل ندوہ کا قول ہے کہ محض اہلسنت وجماعت کا ہو تو باقی فرق باطلہ جیسے نیچری اور غیر مقلد اور شیعہ وغیرہ کیون رکن بنائے جاتے ہین لہذا ایسے کھچڑے جلسے سے بچنا ضرور ہو وما علینا الا البلاغ

حسبنا اللہ ۱۳۰۰ شگفتہ محمد گل

(۷۴) ان ہذا الجواب صحیح بلا مریۃ ذالک الکتاب

محمد ہیبت شاہ عفی عنہ۔

محمد ابو الفضل

(۷۵) الندوۃ مندوۃ المضلین

(۷۶) بیشک فرق باطلہ کا شریک کرنا ایسے جلسے مین جو محض اہلسنت وجماعت کے ساتھ ہونا چاہئے ناجائز ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے فرقہ اہلسنت وجماعت کے لفظ شیطان سے تعبیر فرمایا ہے وعن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال خط لنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطا ثم قال ہذا سبیل اللہ ثم خط خطوطا عن یمینہ وعن شمالہ وقال ہذہ سبل علی کل سبیل منہا شیطان یدعوا الیہ مراد خطوط یمین وشمال سے ادیان مختلفہ اور طرق زائغہ ومحدثات امور ہین پس جو شخص جادۂ اہلسنت وجماعت پر نہ پایا جاتا ہو اوسکو ایسی جماعت رکن بنانا خلاف اللہ تعالے ورسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہو الراقم محمد ہیبت اللہ عفی عنہ

محمد ہیبت

(۷۷) ہاں جو کہ جلسہ ندوۃ العلما مقرر کیا گیا ہے واسطے اصلاح امور دین کے اور دفع مفسدات وممنوعات شرعیہ کے لہذا ایسے جلسے مین شریک ہونا اور مہتمم بنانا علماء اہلسنت وجماعت کا ضروریات سے ہے اور غیر مقلدین اور نیچری اور شیعہ جو مخرب دین ہین تو ونکا ہرگز شریک ہونا جلسے مین مناسب نہین ہے

اور جو جوابات فتاوی السنہ کے ہین وہ سب صحیح ہین خداوند کریم اوسکے مجیب کو اجر جزیل عنایت کرے کیونکہ مجیب نے اثبات حق وابطال باطل کیا ہو

حکیم احمد حسن خان ۱۳۱۳ھ
صانہ اللہ عن شرور الزمان

(۷۸) بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد عرصہ چند سال سے جلسہ ندوہ کا مقامات مختلفہ مین ہوتا ہے اور بہت کچھ اسکی شہرت اطراف واکناف مین ہے سال دوم مین یہ ابھی مقصد تھا کہ شریک اس جلسہ کے جو نظاہر بہبودگی اہل اسلام کی اوس سے متصور تھی ہوون مگر جب روداد جلسہ مذکورہ کی بکرات ومرات معائنہ سے گذری تو بخوبی یہ امر مبرہن ہو گیا کہ فی الحقیقت بناء اس جلسہ کی اوپر مفاسد شرعیہ کے ہو اور سراسر تلبیس وتمویہ ہے اور بجز تضیع اوقات کے کوئی مفاد دینی اوس سے متصور نہین ہے بلکہ شرکت اسکی موجب الزامات شرعی ہو اور بریت اوس سے ہر ایک اہل اسلام پر واجب اور لازم لہذا بندہ شریک جلسہ مذکورہ نہوا اہل ندوہ کو عار وانکار شرکت غیر مقلدین زمانہ ونیچری وروافض وخوارج کے ساتھ نہین ہے اور جو کہ یہ فرقہائے باطلہ خارج

از اہلسنت وجماعت قرار پاچکے ہین پس اونکے ساتھ مجالست ومصاحبت کرنا اور اعزاز واکرام اونکا کرنا مخالف شریعت محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہو کما قال اللہ تعالےٰ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار الآیۃ وقد قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تصاحب الا مومنا ولا یاکل الا مومنا رواہ فی مشکوٰۃ۔ علامہ شامی باب الامامۃ مین تحریر فرماتے ہین کہ فاسق کی تعظیم وتکریم بجا نہین بلکہ اہانت اوسکی واجب ہو علاوہ برین اہل ندوہ نے طریقہ تعلیم کتب درسیہ کی وہ ترمیم کی ہے کہ جس سے منشاء دلی سید احمد خان نیچری کا حاصل ہوگا۔ بہرحال میرے نزدیک اس جلسہ ندوہ مین تا وقتیکہ وہ مفاسد شرعیہ کو دور نکرین



ہرگز کسی اہل اسلام کو شریک ہونا چاہیے۔ فقط محمد قاسم علی عفی عنہ مرادابادی۔



(۷۹) ہو کذلک محمد وارث علی عفے عنہ

(۸۰) بندہ کے نزدیک ندوۃ العلماء شعبہ نیچریت کا ہے مسلمانون کو اس سے بچنا چاہیے محمود حسن سہسوانی مدرس مدرسہ اسلامیہ واقع مراداباد۔

(۸۱) فی الواقع ندوہ کے مقاصد پر جب غور کیجاتی
ہو تو اوس میں شائبہ تحریف ہے لہذا اہل اسلام کو اس سے
اجتناب از ضروری ہے فقط

واللہ اعلم بالصواب العبد الاحقر
محمد حسن غفرلہ التواب پوری

محمد حسن ۱۳۰۵

(۸۲) دستخط محمد حسن خان

(۸۳) دستخط منصب علی

(۸۴) دستخط میرزا جان ولایتی۔

(۸۵) دستخط محمد انوار اللہ عفی عنہ

(۸۶) دستخط محمد حیدر علی عفی عنہ

(۸۷) دستخط عبد القادر عفی عنہ

(۸۸) دستخط مرزا فرخ بیگ

(۸۹) دستخط جمیل الدین

(۹۰) دستخط سید فرخ علی غفرلہ

(۹۱) دستخط حسین علی

(۹۲) میں نے اسولہ واجوبہ کو دیکھا چونکہ بندہ
نہ عالم ہے نہ مفتی نہ مسائل دان ادنے درجہ کا ایک
طالب علم ہو لہذا نہ کوئی رائی قائم کر سکتا ہوں نہ کچھ
فتوی دے سکتا ہوں البتہ اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ
جو مضامین رسالہ ہذا میں اہل ندوہ وار اونکی روداد
وغیرہ سے نقل کیے گئے ہیں اگر یہی عقائد اون لوگونکے ہیں
جسکے وہ مضامین ہیں تو بیشک یہ عقائد خلاف
اہلسنت ہیں اور اگر اسی قسم کے مضامین کی
ہدایت ندوہ کو منظور ہے تو یہ ہدایت نہیں
بلکہ تعلیم مداہنت فی الدین ہے۔ رہا ندوہ کی نسبت
تو میرے خیال میں جہانتک آتا ہے صرف اتنی بات ہے
کہ علما اصلاح امت کریں یا سعی اصلاح امت کرنی
کو واجب و ضروری ہے مگر اس امر کے لیے نہ
مجمع کی ضرورت ہے نہ زیب و زینت کی حاجت نہ
ایسے اسراف بیجا کی ضرورت ہے جو اہل ندوہ ہر سال
کرتے ہیں۔ بیشک یہ امر اسراف جو ہر سال ہوا ہو وہ
تبذیر میں داخل ہو وعید ولا تبذر ان المبذرین کانوا
اخوان الشیاطین کے مستحق بانیان و ساعیان ندوہ ہو رہے
ہیں اگر یہ روپیہ اصلاح امت میں صرف کیا جاتا تو عمدہ ہو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم و صحابہ وغیرہ کے زمانہ میں بھی مشوری
ہوتی تھی اور اصلاح امت یعنی امر بالمعروف و نہی عن المنکر
میں ہر ایک سرگرم تھا لیکن نہ یہ مجامع ہوتے تھے جو آج
ہوتے ہیں نہ یہ ساز و سامان تھا جواب ہر نا ہیں یہ
زینت جو فی زمانہ ہوتی ہو جاہل کے اصلاح امت ورنجو
ہو لیکن یہ اسکا طریقہ نہیں جو اہل ندوہ کرتے ہیں
محمد حسن عفی عنہ مرادآبادی مدرس مدرسہ گلاوٹی
ضلع بلند شہر

شاہجہانپور

(۹۳) مین نے جملہ سوالات و جوابات دیکھے از روئے ظاہر ہوا کہ اہل ندوہ کے عقائد مین بہت بڑا نقص ہے تاوقتیکہ وہ اپنے عقائد کی اصلاح نکرلیوین ہرگز ان کے ساتھ اہلسنت وجماعت اتفاق نہین کرسکتی ہین میرے نزدیک جوابات مجیب موافق عقائد اہلسنت وجماعت کے ہین کتبہ محمد منصور علی مدرس مدرسہ اسلامیہ واقع قصبہ تلہر ضلع شاہجہانپور شاگرد مولوی

لطف اللہ صاحب مفتی حیدرآباد

(۹۴) المجیب مصیب [illegible] فہو حق والحق یعلو ولا یعلی

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ ذی المنن الفقیر المسمی بسید حسن جان وارد شاہجہانپور المتخلص بحسن [illegible]

(۹۵) جن صاحب کے اہل ندوہ مین یہ عقائد ہین جو فتاوی ہذا مین مندرج ہین وہ بلا شبہ خلاف حق اور خلاف عقائد اہلسنت و جماعت ہین جو عقائد باطلہ انکو کسی [illegible] شمول [illegible] معلوم ہوتا ہے ہم اہل ندوہ کو اہل اسلام [illegible] مناسب ہے جو کہ غیر مقلدوں اور نیچریوں اور رافضیوں وغیرہ کو [illegible] شریک جلسہ [illegible] وضعنہ ہو قال اللہ سبحانہ ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا

کتبہ الفقیر محمد ریاست علی عفی عنہ

محمد ریاست [illegible]

(۹۶) ہو المصوب نعم بیان المجیب

لقد عنی المجیب [illegible] فاری الراقم [illegible]

نسخہ ندوہ مین جو **نیچر المذہبی** خلط المذہب بالمسلک کا مضمون دیکھا یا ورنہ واضعان جلسہ کی نیت اگر اصلاح قوم ہوتی تو اپنی ہی ہم مذہبیان کی استعانت کافی تھی اور جلسہ کی غایت ترقی دنیاوی باتحاد مذہب سمجھا تھا تو **نیچریت** ہے یہ ترقی خاص اصطلاح نیچریان ہے جو جدید مین [illegible] جامع [illegible] سے دیگر مذاہب [illegible] خالی [illegible] فی کل حالی۔ اہلسنت کے کتب [illegible] اور [illegible] ہین [illegible] مسئلہ تقیہ [illegible] اور غیر مقلدین تبرائی کا بھی قریب قریب یہ حال ہے۔ ہان جو خلع العذار ہوں اور بغیر رضا ائمہ مجتہدین (بشرط ثابت) عمل بالحدیث کرین تو وہ لائق شرکت [illegible] قطع نظر اسکے مقتضاے [illegible] فی السماء [illegible] حقیقی تحقیقی [illegible] چند [illegible] علما کو حضرت اور [illegible] طرق اور اصلاح کی تعلیم جیسے شارع کریم [illegible] ضروری خلق کو [illegible] طرف [illegible] متوجہ کرین [illegible] تا [illegible] نظر مین ان کے خیالات کو باوقعت کرادین

در اصل [illegible] **ہین** [illegible]

صدقک من صدقک لا من صدقک [illegible] حضرات کو جلسہ سے خارج کرین [illegible] نقصان [illegible] [illegible] شرکت [illegible] اتفاق [illegible] کیفیت جلسہ ندوہ دیکھ سکا [illegible] چند بزرگان [illegible]

بہار شریف و پٹنہ

(۹۷) جواب سب صحیح ہیں اور مجیب مصیب
اہل ندوہ میرے یہاں آئے تھے۔ مسجد میں ایک
مجلس منعقد ہوئی میں بھی بسبب ناواقفی کے شریک
ہوا اعتقاد میں صرف کلمہ گوئی کی بنا پر اتفاق و اتحاد کا
ذکر بھی سمجھے اوس مجلس میں ظلمت نظر آئی۔ اور نور
ایمانی نہ تھا۔ میں نے کتب ندوہ و رد کتب ندوہ
کو دیکھا۔ اور پھر جواب مجانب اہل ندوہ کو دیکھا تو کچھ
محمول نہ پایا میرے نزدیک مخالفین ندوہ حق پر
ہیں اور میں اونکا شریک ہوں اور انکے وعظ و بیان
موافق مذہب اہلسنت پائے

(فردوسی امین احمد)

محمد حضرت مولانا شاہ امین احمد
صاحب فردوسی سجادہ نشین حضرت مخدوم شیخ شرف الحق
والدین یحییٰ منیری قدس سرہ العزیز۔

(۹۸) الجواب صحیح و المجیب مصیب حررہ
ابو الاصفیا محمد عبد الواحد خان الغوری
ثم البہاری۔

(۹۹) اینچہ اہل ہولہ داجوبہ شنیدم و فہمیدم
اقوال ندوہ نارا ست و مخالف مذہب اہلسنت و
جماعت ست و اجوبہ اہلسنت و جماعت صحیح و موافق
شرع شریف۔ فقط صاحب من اجاب۔ کتبہ
خادم الطلبہ سید نور محمد الدہلوی ثم البہاری

(۱۰۰) اللہ اکبر جلسہ ندوہ کیا ہوا۔ فتنہ بیدار
ہوا۔ اللہ جل جلالہ و عم نوالہ تمامی اہلسنت و جماعت
کو اسکے شر و فتن سے بچاوے۔ اور اون کے
دام فریب میں نہ ڈالے۔ اللہم انا نجعلک فی نحورہم
و نعوذ بک من شرورہم حررہ امین الدین
حنفی مذہبا چشتی مشربا زاہدی نسبا بہاری موطنا

(۱۰۱) انا متفق علیہ محمد حمید الدین
غفر اللہ الباری۔

(۱۰۲) صاحب من اجاب فرق ضالہ غیر مقلدین
وغیرہا کہ از اہل ہوا اند با ایشان اتفاق ہرگز نباید
و لا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا در قرآن پاک ملاحظہ
نمودہ از ایشان دور باید بود و شورۂ ندویان را
بیہودہ باید گذشت العبد اقبال علی بہاری
عفی عنہ۔

(۱۰۳) اہل ندوہ کی تالیفات و تصنیفات کو
دیکھنے سے کیا تعجب ہی اگر ہمارے برادران
دینی اس آیت کی عامل ہو جائیں یا ایہا الذین آمنوا
لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یالونکم خبالا۔ یہ آیت
چوتھے پارہ کے تیسرے رکوع میں ہے جس
کسیکا دل چاہے تفاسیر دیکھکر اون سے

عقائد دیکھے کہ آیت کے مصداق ہین یا نہین

العبد عبد الوہاب

(۱۰۴) **العبد سید تفضل حسین حسنی**

ابو العلائی

پٹنہ

(۱۰۵) اجوبتہ ہذہ السوالات احسن جدہٗ

موافق لعقائد اہل السنۃ والجماعۃ۔

حررہ العاصی **فتح الدین خان** مدرس

(صدر مجلس اہلسنت پٹنہ۔)

(۱۰۶) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

بعد حمد و صلاۃ بندہ ہیچمیرز خادم الطلبہ امیر علی مدرس

اعلیٰ نارمل اسکول پٹنہ اظہار مافی الضمیر خود چنین میکند

کہ از نظر کردن بہ ترتیب مقدمات ندوہ بالبداہتہ

تصور میشود کہ از انعقادش انتفاع دنیا و انتفای

دین ست نہ حمایت اسلام و نہ ترقی دین و اتفاق ہم چنین

از اجتماع نقیضین حکم ارتفاع النقیضین وار دیل قیاس

میزاید کہ نتیجہ اش برعکس آید و انحراف جم غفیر ازین

ندوہ و تصدیق آن میکند بلکہ بر سلب اتفاق برہان

قاطع و حجت ساطع ست و شکل قیاس استثنائی نقیض

نتیجہ ازان بالفعل بر آمد اگرچہ بالفعل سالبہ جزئیہ

بر آمد مگر آئندہ احتمال ست کہ سالبہ کلیہ بر آید لیعنی چون کہ

از این تقضایائی موجبہ با یجاب مدعید کہ در وضع

این ندوہ محمول بر ندبہ ہست بنابر آن نقیض کلی

آن ہم۔ و اقوال ارباب ندوہ کہ در سوالات ستہ

فتاوی السنۃ لالجام الفتنۃ مرتسم ست ماخذ

شکل اول کہ بدیہی الانتاج ست بالبداہتہ از خروج

حد اوسط کہ آن صراط مستقیم ست منتج ضلالت

کبری ست و مذاہب اربعہ شکل اشکال اربعہ بہ

برہان مسلم الثبوت ست نزد اکابران و علی سطح

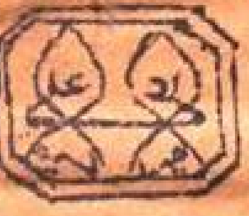
الصراط المستقیم سلم الصعود ست عند متشرعان و باقی

اہل الہوا و ہوا لجواب المجیب اللبیب المصیب قالع و

قامع لاساس البدعۃ والضلالۃ و مطابق للکتاب

والسنۃ و الحق احق بالاتباع و لو کرہ الناکرون

والعادون



(نائب صدر اہلسنت پٹنہ۔)

جھجر ضلع رہتک

(۱۰۷) حق حق حق

اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ جب سے ابتدائی

جلسہ ندوہ ہوئی ہے فکر مین تھا کہ اسکی علت غائی کیا ہے

بحمد اللہ کہ پہلی ہیئت مین احباب سے تحریرین

طلبین اور فتاوے علمائے اہلسنت کے مطالعہ

کیے تو سخت افسوس ہوا اہل ندوہ پہ کہ بہتر

مذہب کا ایکدل کرکے تقویت دین کی کھونا ایسا ہے
جیسے کوئی شیاطین سے امداد مذہب حق کی چاہے
اسکی شرکت گمراہی اور ضلالت ہو تا وقتیکہ اصلاح
موافق مذہب اہلسنت ہو جاوے جزاکم اللہ خیر الجزا
اون حضرات کو جنھون نے اسکے نقصان پوست
کندہ واسطے اظہار حق کے اعلان کردیے
ورنہ بڑا حملہ اہلسنت پر ہوا تھا۔ اور سخت مضرت کا
قصد کیا تھا۔ باری شکر ہے کہ بعد سعی بلیغ اکثر اہلسنت
محفوظ ہو گیے اور جوابات فتاوی اسئلہ سب صحیح
اور درست ہین اللہ تعالے قبولیت عطا فرماوے۔
آمین ثم آمین۔ فقیر احقر العباد (مہر: صابری حنفی ۱۳۰۲ نظام الدین ۱)
ابو سراج نظام الدین احمد حنفی چشتی قادری

نواح دہلی

(۱۰۸) جواب صحیح ہے یہی اعتقاد اہلسنت و
جماعت کا لاریب ہو (قاضی) محمد وزیر الدین
ابن مولوی عبد الغنی صاحب محدث و نبیرہ حضرت
شاہ رمضان صاحب ساکن مہم قریب دہلی۔

(۱۰۹) سوالات ستہ کے جواب صحیح اور
درست بموافق اہلسنت و جماعت ہین اس وجہ سے
فقیر کو بھی بحسب اتفاق سے ہے اور حضرت اوستادی

مولوی عین القضاۃ صاحب

ابد اللہ فیوضہ لکھنوی سے جو اکبر وارشد تلامذۂ
مولانا مولوی محمد عبد الحی صاحب علیہ الرحمہ کے
ہین منشی اطہر علی صاحب کاکوروی سے فرمایا
کہ ندوہ کا آخر میرے نزدیک دنیا ہے
جہانتک خیال کیا جاتا ہے مین حاضری
سے مجبور ہون۔ احقر اور دیگر تلامذہ جناب استاد
ممدوح اوس جلسہ مین موجود تھے واسطے اطلاع
اہل اسلام کے عموماً اور اپنے ہم استادون کے
خصوصاً عرض کیا گیا۔ احقر خلیفہ حمید
محمد ہادی نابناروی قادری۔

الہ آباد

حق حق حق

(۱۱۰) مین ہر چند ایک ناچیز شخص ہون
نہ مولوی نہ فاضل نہ عالم مگر محض بنظر حب
ایمانی ندوہ کی متعدد مجالس مین شریک ہوا
اور جہانتک میرے امکان مین تھا اپنی
رائے سے امداد دیتا تھا۔ اول جو امر کہ مجھے
اس جلسہ کا ناگوار نظر آیا وہ اجتماع
اضداد تھا اس رفع اضداد
کے لیے مختلف تحریرین ناظم کی

خدمت مین بھیجین اور اوسکے تناقض
بدلائل ذہن نشین افراد متضاد و التضاد
بھی پورے طور سے ثابت کیا مگر اراکین
ندوہ کو اوسکے رفع کیجانب توجہ نہوئی
بلکہ رد رفع الرفع لنصب العین نے !
چنانچہ ان حالات کے سامنے کے بعد اصلاح
کیجانب سے قریب قریب مایوسی سے
ہوگئی اور میں نے اپنے لیے مجتنب
اختیار کیلی آخرین مجھے شک نہین کہ
ندوہ کے بہت سے اراکین اپنے
خلفشوں جنسے تقویت کیا بلکہ استیصال کا
پیشہ ہے مذہب اہل سنت و
جماعت کا احتمال قوی ہے
ایک ایسی جماعت مین جو علماء
کیطرف منسوب ہو اور خاص اعانت
دین و تعلیم علوم دینیہ کے لیے
قائم ہو ایسے لوگون کا شریک ہونا اور اونکی
اجرائیت سعدود سمجھا جانا بعض جماعت
کے غرض واقعیہ کو گرند پہونچائیگا
بلکہ عوام کے لیے جو حقیقت حال سے
واقف نہین رہوکے مین پڑکر دین کے

برباد کردینے کا ذریعہ ہوگا میرے
نزدیک جب تک اصلاح
کامل نہو شرکت ندوہ درست
نہین اور جوابات الزامی جو مجیب نے فتاوی السنہ
مین دیے ہین بالکل ٹھیک ہین فقط واللہ
اعلم۔ نمقہ محمد حسین الفریدی المجیب
اللّٰہی الچشتی الصابری کان اللہ لہ

مارہرہ مطہرہ

(۱۱۱) لاریب ان الاقوال الندویۃ المنقولۃ
فی رسالۃ فتاوی السنہ وغیرہا غیرہا و اقلہا شرا ان کان
ضلالا ولم یکن کفرا فجزی اللہ المجیب خیرا

عرف میاں صاحب مارہروی
سید ابوالحسین احمد نوری

حررہ الفقیر
ابوالحسین احمد نوری عرف میاں صاحب مارہروی

(۱۱۲) جوابات فتاوی السنہ حق وصواب اور مطابق
مذہب اہلسنت وجماعت ہیں سکیس ... آنہا ...

محمد احمد قادری
عبد الرسول

حررہ عبد الرسول
محب احمد کان اللہ لہ

(۱۱۳) الحق اقوال اہل ندوہ سراسر
باطل و ضلال و موجب ... و نکال ہین
اور جوابات مجیب صحیح و نجیح

لکھنؤ

نامہ نامی جناب مولانا مولوی حکیم محمد عبد القیوم صاحب قادری بنام فقیر مہتمم ۔ از لکھنؤ
بخدمت مکرمی مولوی حکیم مومن سجاد صاحب مہتمم مطبع اہلسنت وجماعت سلمہ اللہ تعالے ۔ بعد
سلام مسنون گذارش ہے حضرات ندوہ کی جرات وبیباکی اور فریب عوام کے لیے عیاری و
چالاکی کچھ حد سے گذر گئی ۔ بھرم بنانے کے لیے محض ناخواندہ جہال یا نو تمیز اطفال یا رکیک
فہمیدہ بد جاننے والونکو اگرچہ علم وفضل در کنار ۔ تہذیب انسانیت سے بھی بے بہرہ و محجوب
کھلے فاسق ۔ فاجر ۔ عاصی و مذبذب ہوں ۔ علماے کرام ومشائخ عظام کی فہرست میں
بھرتی فرمانا ۔ جاہلوں کے چھلنے کو یوں علما کی گنتی بڑھانا ۔ تو روز اول سے تھا ۔ گرمی
جرات بیحیائی کا پارہ اس نمبر پر پہونچایا کہ علماء نامدار ومشائخ باوقار کے اسمائے گرامی
نہ صرف رجما بالغیب بلکہ باآنکہ وہ جان ودل سے اقوال باطلہ وعقائد زائغہ ندوہ سے مخالف
اپنے موافقین میں چھاپے جاتے ہیں کہ ناواقف لوگ تو دیکھکر بہکینگے کہ ایسے ایسے اکابر
ندوہ کی موافقت فرماتے ہیں ۔ اگرچہ جب حال کھلیگا جال کھلیگا ۔ جتنے پھنسینگے وہی پھنسینگے
باقی تو اس دام بھرتی کے دام میں او پھنسینگے ۔ افسوس ہزار افسوس یہ شان علماے
بے دیانت وبے تقوی ہے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ بریلی کی روئداد میں فہرست اول عالیجناب
حضرت مولانا مولوی شاہ محمد امین احمد صاحب سجادہ نشین بہار شریف ارکان اعزازی
میں معدود حالانکہ حضرت ممدوح کی تصدیق جلیل آپکے فتاوی السنہ صفحہ ۴۱ پر موجود ۔ اور
رسالہ مرات الندوہ مطبوعہ عظیم آباد میں تو حضرت موصوف کا وہ ندوہ شکن اشتہار مطبوع
ہے جسکے ایک ایک مبارک حرف سے بفضلہ تعالے ندوہ کا آسیب مدفوع ہوتا ہے ۔ جناب
کمالات انتساب مولانا مولوی حافظ حکیم حاجی شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی ارکان
انتظامی وارکان اعزازی دونوں میں شمار حالانکہ جناب موصوف کے متعدد تحریرات مطبوعہ فتوی
حیدرآباد ۔ فتاوی القدوہ واشتہارات حمیۃ فتاوی السنہ سے ندوہ کی سیہ کاری اور حضرت کی ازحد

صحیح بزاری واضح بیشکار یوہین مظنون تھا کہ والاجناب شمس العلما مولانا مولوی محمد نعیم صاحب
لکھنوی وجناب مولوی شاہ محمد عبد الوہاب صاحب علما فرنگی محل کی اسامی گرامی بھی
ارکان اعزازی مین اسیطرح داخل کیے گئے ہین حضرات کرام حضرت ملک العلما بحر العلوم
وحضرت نور محض مولانا انوار وحضرت مولانا شاہ عبد الرزاق صاحب قدست اسرارہم کے
اخلاف عظام اس مسلک باطل ندوہ پر راضی ہونگے! الحمد للہ کہ وہ گمان صحیح ثابت ہوا۔ ۲۳
شوال مکرم سنہ [illegible]ھ روز یکشنبہ کو فتاوی السنہ حضرت مولانا شمس العلما مولوی محمد نعیم صاحب دامت
فیوضہم کو سنایا۔ جناب ممدوح نے صاف ارشاد فرمایا کہ تمام جوابات حق وصواب ہین ندوہ کے
اقوال جو اوس کے سوالون مین منقول ہین اصل روداد ون سے حضرت کو ملاحظہ کرلے
گیے ہر بات پر فرماتے تھے یہ جاہلانہ اقوال ہین خدا جانے کس جاہل نے لکھے ہین
عرض کی گئی کہ حضرت جہل تو یہ ہے کہ آدمی (ب) کے نیچے دو نقطے کہے یہ تو کھلی ضلالتین ہین
فرمایا پھر اور کیا ہے حضرت شاہ امین احمد صاحب وحضرت سید شاہ بدر الدین صاحب و
جناب شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی ومولوی منصور علیخان صاحب مراد آبادی کی عبارات
فتاوی السنہ ومرآۃ الندوہ سے حرف بحرف سنائی گئی حضرت ہر کلمہ پر الحمد للہ الحمد للہ فرماتے
تھے اپنے برادر زادہ والاشان مولانا مولوی حافظ ابو الحامد محمد عبد الحمید صاحب کو طلب فرماکر
اصل نسخہ فتاوی السنہ دکھین دیا۔ اور اون چارون حضرات مذکورہ بالا کا نام لیکر فرمایا کہ
ان صاحبون نے ندوہ سے مخالفت فرمائی۔ اور نیز بہت علما نے بلاد وامصار سے فتاوی
السنہ پر مہرین فرمائین تم اپنے یہان کے بھی مہرین کرو حسب الحکم حضرت کے دو برادر زادون اور
دو نبیرون نے ۱۸ شوال مکرم کو مہرین فرمائین۔ اور خود حضرت موصوف نے بنام نامی
حضرت عالم اہل سنت ایک عنایت نامہ تحریر کر دیا اور فرمایا کہ اسے میری طرف سے چھپوا دو
۱۰ شوال کو جناب مولانا شاہ محمد عبد الوہاب صاحب کے یہان بہمراہی رکاب سعادت حضرت
تاج الفحول حضرت مولانا حافظ حاج شاہ محمد عبد القادر صاحب بدایونی قبلہ کعبہ جانا ہوا حضرت

بعد سلام و مصافحہ پہلے لفظ جو اعلیٰحضرت تاج الفحول سے کہے یہ تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آپکو جسطرح وہابیون کے مقابلے مین کامیابی دی یونہی اس مقابلے مین بھی کامیابی بخشے۔ پھر جلسہ لکھنؤ مین اپنی شرکت کا حال بیان فرمایا۔ کہ مولوی محمد علی ناظم وغیرہ بہزار مجھے لیگئے ابراہیم آروی نے وعظ کہا۔ اوس کے کلمات پر میرے کان کھڑے ہوئے کہ یہان تو صرف کلمہ گوئی پر مدار اسلام ٹھہرایا جاتا ہے جب اوس نے روایت حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کی بیان کی مین نے کہا تب لیجیے یہان تو رسالت بھی تشریف لیگئی۔ مین اوٹھا اور میرے ساتھ شاہ امانت احمد صاحب و شاہ محمد حسین صاحب بھی اوٹھے مہتممین ندوہ دوڑے روکنے لگے مگر ہم لوگ چلے آئے پھر شام کو میرے یہان ناظم وغیرہ دعوت مین آئے۔ ابراہیم آروی و شاہ امانت اللہ صاحب کو اوس عہد و معاہدہ کا کاغذ نکالا۔ مین نے رد کردیا کہ ان باتون کی یہان ضرورت نہین یہان تصریح کی بات ہونا چاہیے۔ فقط یہ تقریر جناب نے تو حضرت نے اس جلسہ مین فرمائی۔ پھر شام کو اعلیٰحضرت کی دعوت کی اُنہین حضرت سید شاہ تجمل حسین صاحب صاحب سرکار قادریت سجادہ نشین شاہجہانپور بھی تشریف فرما تھے۔ اس جلسہ مین بھی جناب مولوی شاہ عبدالوہاب صاحب نے قبائح ندوہ وندویان اور اوسکی نئی روشنی کی برائی بیان فرماتے رہے۔

دوسرے دن صبح کو ندوہ کی بعض کتابین اور اونپر علمائے اہلسنت کے اعتراضات حضرت کو سنائے گئے۔ حضرت نے سب اعتراضات پسند کیے۔ اور فرمایا ان باتون کا کوئی کیا جواب دے سکتا ہے۔ خواجہ عزیز الدین صاحب عزیز لکھنوی وغیرہ بہت صاحب اوسوقت تشریف فرما تھے۔ سب نے موافقت اور جناب شاہ صاحب موصوف کی متابعت کی شاہ صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ ندوہ کو تو تحصیل چاہیے ہم اپنے اکابر کا طریقہ کیونکر چھوڑ سکتے ہین۔ ہم تو اوسی لکیر کے فقیر ہین۔ ہم نئی روشنی نہین قبول کر سکتے۔ اگر ہمارے اکابر معاذ اللہ گمراہی پر گئے تو جو انکا حال ہو وہی ہمین منظور ہے۔ وہ ہر طرح ہمسے علم و عقل مین زائد تھے۔ غرض

تینون جلسون مین سب کچھ شناعات ندوہ ظاہر فرمائین اور اپنے صاحبزادون کو فتاوی اہلسنت پر مہر کرنے کا حکم فرمایا۔ اور خود ایک عنایت نامہ بنام نامی حضرت عالم اہلسنت تحریر فرمادیا۔ مین وہ سب اصل تحریرات آپکے پاس بغرض طبع روانہ کرتا ہون ؛ السلام۔ المکلف عبد القیوم قادری از لکھنؤ۔ ۱۱۔ شوال ۱۳۱۴ھ

(۱۱۴) واقعی فرقہ غیر مقلدین کہ مخالف طریقہ حنفیہ حقہ محققہ حضرات اہل سنت وجماعت کثر اللہ جماعتہم ورحم یوم الدین ہون داخل اہلسنت نہین ہین۔ راسے اونکی خلط ہے۔ اہل سنت کو او سکا رد بجا ہے۔ ہان جھگڑہ وزا بات کو پہاڑ بنا کرنہ چاہیے۔ بلکہ جتنی بات مخالف ہو۔ اوسیکا جواب باصواب دینا چاہیے۔ اور جسکو کلمہ توحید پر اقرار ہے وہ جب تک مسلمان ہے کہ اوس افعال وسکے مبطل ایمان نہون۔ اور ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف نہین اتباع مذہب مجتہد ہے۔ پس اگر خواہش نفسانی کی فرمان ربانی پر تقدیم کریگا گرفتار نار جحیم ہوگا۔ اور کلمہ گو سے بوجہ مبتدع ہونے کے بغض رکھنا حلال ہے۔ اور حنفیہ۔ شافعیہ۔ مالکیہ۔ حنبلیہ مین کہ اہل سنت وجماعت سی ہین بلحاظ عمل واعتقاد کے اسقدر فرق نہین کہ ان مین اہلامی شرکت نہ ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم حررہ العبد المقر بانہ لا یعلم ابو العلم محمد علم۔ تجاوزہ اللہ عما جناہ بنبیہ محمد الاکرم۔ ۱۰ شوال ۱۳۱۴ھ

(مہر جناب شمس العلما مولانا۔ مولوی محمد نعیم صاحب)

(مہر: ابو العلم محمد علم ۱۳۱۴)

(۱۱۵) ہذا الجواب ہو الصواب کتبہ الفقیر الی الرب الاکرم ابو اسلم محمد اسلم وفقہ اللہ بما یحبہ ویرضاہ بفضلہ الاعظم۔ ۱۰ شوال ۱۳۱۴ھ (مہر جناب شمس العلما موصوف)

(۱۱۶) ہو الموفق۔ واقعی ارباب کی شرکت جلسہ ندوۃ العلما مین مخالف مصالح اسلام ہو۔ اور اون کے اختلاط وارتباط کا برا انجام ہے۔ اہل ندوہ کو صلاح جلسہ ضرور ہے۔ اگر اغراض اسلام کا پورا کرنا منظور ہے واللہ اعلم وحکمہ احکم۔ حررہ الراجی



غفرلہ الوحید۔ خادم العلماء والفقرا

ابو الحامد محمد عبد الحمید

غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ ابن

اکمل الفضلا افضل الکملاء

الواصل الی العلی الرب الحکیم

مولانا الحافظ الشیخ ابی الحیا

محمد عبد الحلیم۔ قدس اللہ

سرہ الکریم وعم علینا برہ العظیم الفرنگی محلی

اللکھنوی۔ ۱۰ شوال ۱۳۱۴ھ (برادر زادہ جناب

شمس العلما ممدوح۔)

(۱۱۷) للہ در من اجاب حیث اصاب الحق والصواب

بالجملہ اہل فسق ظاہر کا شریک ہونا ندوہ میں خلاف ہی اور غرض ندوہ یعنی اوسکے گمان سے ترمیم نصاب تعلیم جو مدت سے بقدر استعداد ہورہی ہے علی سبیل التیقن بالتجربہ والاتفاق میں اہل اسلام کی کوشش کرنا بے سود ہے۔ العاقل تکفیہ الاشارہ واللہ اعلم بالصواب

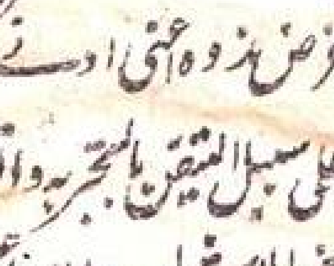
حررہ ابو الغنا محمد عبد المجید



غفرلہ اللہ الوحید ۱۰ شوال ۱۳۱۴ھ

(برادر زادہ جناب شمس العلماء موصوف۔)

(۱۱۸) فقیر عقائد اہل سنت وجماعت کے خلاف کرنا ناروا سمجھتا ہے اور اوسکی مخالفت کرنی واسکو مخالف اہل سنت وجماعت جانتا ہے۔



حررہ الفقیر محمد قیام الدین عبد الباری

عفا اللہ عنہ

(۱۱۹) واقعی بندہ مخالفین عقائد اہل السنۃ والجماعۃ کو مخالف اسلام[۱] جانتا ہے۔ اور مخالفین ومبتدعین سے اجتناب رکھتا ہے ہر وقت اون کے کید سے پناہ مانگتا ہے



نمقہ خادم اولیاء اللہ الباری محمد المدعو بعبد الهادی الانصاری کان اللہ لہ ابن مقبول حضرت الصمد مولانا المولوی علی محمد غفر لہ اللہ الاحد

نامہ نامی جناب شمس العلما مولانا مولوی محمد نعیم صاحب لکھنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا ہو العلی الرب الحکیم

عزیز جسم وجان فضائل وشمائل نشان مولوی احمد رضا خان دام فی ابتغاء رضاء الرحمن السلام علیکم۔ وعلی من لدیکم سیما شفیقنا وصدیقنا محمود کل وارد وصادر الحاج الشیخ مولوی محمد عبد القادر صانہ سبحانہ عما شانہ۔ فقیر حقیر اسیر ذنب کثیر کسی جلسہ ندوۃ العلما مین حاضر نہین ہوا۔ بلکہ ہمیشہ باعذار عدیدہ خصوص پیری وگوشہ گیری وعوارض قدیمہ وجدیدہ قاصر رہا۔ اور جو جو اقوال وافعال وعوارض واغراض مخالف طریقہ وثیقہ معمولہ ومنقولہ حضرات رفیع الدرجات جماعت اہلسنت وجماعت ہمارے مقتدا ہادیان راہ خدا کے اون سے اپنے حق مین اور اپنی جماعت دینی کے حق مین بارگاہ مسجود الجباہ مین لیل ونہار پناہ مانگتا ہون اور آپ سے اور جملہ اعزہ واحباب سے بھی اس بارہ مین استدعائی دعا کرتا ہون وفقنا اللہ وجمیع المسلمین لما یحبہ ویرضاہ بفضلہ المبین بحرمۃ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین برخورداران محامد نشان نجیب الاطوار برادر زادگان وبندگان خاک

---

[۱] غالبًا اسلام خالص غیر منسوب بالضلال مراد ہے بہر حال ندوہ کی تفاق اتحاد کا حل ہو گیا۔ آروی صاحب اور اون کے توابع ناظم صاحب وغیرہ دفعہ ۲۱۱ جاری فرمایا کرین ۱۲

سلام مسنون بعد سانند ہرچہ بر فتوی ثبت نمودہ اند دیدہ ام مطالعہ فرمایند اللہ بس باقی ہوس حررہ ابو الاحیا محمد نعیم۔ جعل من ورثۃ جنۃ النعیم یوم الثلثا ۱۱ من شوال سنہ ۱۳۱۴ھ من ہجرۃ حبیب اللہ المتعال۔

نامہ نامی جناب مولانا شاہ محمد عبد الوہاب صاحب لکھنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

مخدومی مکرمی جناب مولوی احمد رضا خان صاحب دام فضلہم و کرمہم۔

یہ فقیر محمد عبد الوہاب عفا اللہ عنہ تسلیم کے بعد گذارش کرتا ہی ایک مدت سے اس فقیر نے اپنی بزرگونکی اتباع مین گوشہ نشینی اختیار کی ہی اسوجہ سے جرات فتوی وغیرہ کی نہین رکھتا ہی اسیقدر عرض کرتا ہے کہ جو مضمون جناب مولانا محمد نعیم صاحب مدظلہ نے زیب قلم فرمایا ہے اوسیکا یہ فقیر متبع ہے وہی تحریر اس فقیر کی بھی تحریر تصور فرماییے۔ واقعی لکھنو کے ایک جلسہ مین فقیر حاضر ہوا تھا۔ بعض وجوہ سے درمیان جلسہ سے اوٹھکے فقیر چلا آیا۔ ۱۱۔ شوال سنہ ۱۳۱۴ھ

پہلی تصدیق

(۱۲۰) جواب سب صحیح ہین۔ الحمد للہ کہ مکائد و مفاسد ندوہ جملہ خواص و عوام پر ظاہر ہو گئی اور ظہور اوس کی شناعات کا بحمد للہ ترقی روز افزون پر ہے مین بجز جلسہ بریلی اور کسی جلسہ ندوہ مین بوجوہ شریک نہوا تھا۔ بریلی کے جلسہ کی شرکت سے مجھے یہ بہت بڑا نفع ہوا کہ اول تحریرات و اعتراضات کی پورے طور سے تصدیق سقدر جلد نہوتی جو منجانب اہل سنت وقتاً فوقتاً ندوہ پر ہوئے تھے اون کا اس شرکت سے معائنہ اور تیقن ہو گیا باخود اصلاح وغیرہ کے مین نے بہت کچھ کوشش دوواد وش کی مجھے مولوی منقالی صاحب و ناظم صاحب کے کرم سابقہ سے پوری امید تھی کہ میری سعی مشکور ہوتی

مگر جنکو کہ خلوص سے واسطہ نہتا۔ اون کی
مفسدہ پردازی اسقدر درجہ غالب تھی
کہ یہ ہر دو صاحب اپنے اصرار و وعدہ کی
ایفا مین مغلوب و مجبور رہتے۔ جس سے
مجکو مایوسی و حسرت دامنگیر ہوئی اوسی
وقت سے مین کنارہ کش ہون فقط

خلیل الرحمن

(۱۲۰) الاجوبۃ الصحیحۃ لکہا۔ مین جلسہ اول کانپور
اور جلسہ دوم لکہنؤ دونون مین باصرار مولانا
ناظم شریک ہوا۔ اور ہمیشہ کوشش کرتا رہا کہ
ندوہ مفاسد شرعیہ سے بری رہے۔
ارکین خاص باختصاص مین وہ حضرات
غالب ہین جو دین کو برباد کیا چاہتے ہین
اور اونہین کی راے صائب تصور کیجاتی
ہے۔ اور اونہین کی تجویز منظور ہوتی
ہے۔ بالآخر تیسرے جلسہ بریلی مین شریک
ہوا لیکن خواہان اصلاح ندوہ رہا۔ مولانا
ناظم و حضرت صدر سے بہت کچھ عرض کیا لیکن
کچھ سود مند نہوا۔ ارکین ندوہ کی ہٹ
دہرمی روز بروز بڑہتی جاتی ہے اور بد
عقیدگی برابر ترقی پاتی ہے۔ کتب سابقہ کے

علاوہ اسکے جو ارکین ندوہ نے دو چار
تحریرین مخالفین ندوہ کے جواب مین شائع
کی ہین اون سے بالکل یقین ہوتا ہے
کہ ندوہ کی غرض اصول و فروع شرعیہ کو
ضرر پہونچانا ہے۔ اور اوسمین وہ لوگ یہ
نفع سوچے ہین کہ ترقی دنیا مثل نصاری
حاصل کرنے کے لیے یہی طریقہ بیخطر
اختیار ہوسکتا ہے۔ کہ اسلام صرف
زبانی گوئی کا نام ہو۔ سنیت صرف شیعیت کے
مقابل باقی جسقدر فرقے سب سنیون مین
داخل اختلاف عقائد کچھ مضر نہین اسیکو
ندوہ سچا اسلام کہتا ہے۔ رہا
مدرسہ اگرچہ بالفعل اوسمین کتب دینیہ حنفیہ
کے ہون لیکن فلسفہ جدید بغیر رد کے
بدولت پروفیسرونکی لیاقت و دیانت سے تعلیم ہوگی
کہ انجام کار اصول اسلام کو طالب علم ادنی ہیچ سمجھینگے
اور جب اصول و ضروریات اسلام کا یہ رنگ
آتا ہے تو سنیت اور حنفیت کا کیا ذکر ہے۔ استیصال کیلیے
تو غیر مقلدین کا سنی قرار دیا جانا ہی کافی تھا۔ اسپر تعلیم فلسفہ
بغیر رد [illegible] بالکل کہو دیا انا للہ وانا الیہ راجعون
حررہ وصی احمد حنفی سنی